روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 3 نومبر 2006ء 10 شوال 1427 ہجری 3 نبوت 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 246

خزانوں میں کمی نہیں آئے گی

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے میرے بندو اگر تمہارے سب اگلے اور پیچھے جن وانس ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں اور مجھ سے حاجات مانگیں اور میں ہر ایک انسان کی حاجات پوری کر دوں تو بھی میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر اس کو باہر نکالنے سے سمندر کے پانی میں آتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب تحریم الظلم حدیث:4674)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہم یقیناً جانتے ہیں کہ کسی مرض کے متعلق ڈاکٹروں اور طبیبوں کے ہاتھ میں کوئی ایسی دوا نہیں جس پر دعویٰ کر سکیں کہ وہ قضاوقدر کے ساتھ پوری لڑائی کر کے تمام قسم کی طبائع کو ضرور کسی مرض سے حکماً نجات دے دیگی بلکہ ہمارا یقین ہے کہ اب تک طبیبوں کو ایسی دوا میسر ہی نہیں آئی اور نہ آسکتی ہے کہ جو حکماً ہر ایک طبیعت اور عمر اور ہر ایک ملک کے آدمی کو مفید پڑے اور ہرگز خطا نہ جائے۔ لہٰذا باوجود تدبیر کے بہرحال دعا کا خانہ خالی ہے(۔) پھر جب کہ قانون قدرت ہی بتلا رہا ہے کہ علم طب ظنّی ہے اور تمام تدابیر اور معالجات بھی ظنی تو اس صورت میں کس قدر بد نصیبی ہے کہ ایسے ظنیات پر بھروسہ کر کے مبدء فیض اور رحمت سے بذریعہ دعا طلب فضل نہ کیا جائے۔ دعا سے ہم کیا چاہتے ہیں؟ یہی تو چاہتے ہیں کہ وہ عالم الغیب جس کو اصل حقیقت مرض کی بھی معلوم ہے اور دوا بھی معلوم ہے وہ ہماری دستگیری فرماوے اور چاہے تو وہ دوائیں ہمارے لئے میسر کرے جو نافع ہوں اور یا اپنے فضل اور کرم سے وہ دن ہی ہم کو نہ دکھلاوے کہ ہمیں دواؤں اور طبیبوں کی حاجت پڑے۔ کیا اس میں شک ہے کہ ایک اعلیٰ ذات تمام طاقتوں والی موجود ہے جس کے ارادہ اور حکم سے ہم جیتے اور مرتے ہیں۔ اور جس طرف اس کا ارادہ جھکتا ہے تمام نظام زمین اور آسمان کا اسی طرف جھک جاتا ہے۔ اگر وہ چاہتا ہے کہ کسی ملک کی حالت صحت کسی وقت عمدہ ہو تو ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جس سے پانی اس ملک کا ہر ایک عفونت سے محفوظ رہے اور ہوا میں کوئی تغیر غیر طبعی پیدا نہ ہو اور غذائیں صالحہ میسر آویں۔ اور دوسرے تمام مخفی اسباب کیا ارضی اور کیا سماوی جو مضر صحت ہیں ظہور اور بروز نہ کریں۔ اور اگر وہ کسی ملک کے لئے وباء اور موت کو چاہتا ہے تو وباء کے پیدا کرنے والے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ کیونکہ تمام ملکوت السمٰوٰت والارض اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور ہر ایک ذرہ دوا اور غذا اور اجرام اور اجسام کا اس کی آواز سنتا ہے یہ نہیں کہ وہ دنیا کو پیدا کر کے معطل اور بے اختیار کی طرح الگ ہو کر بیٹھ گیا ہے بلکہ اب بھی وہ دنیا کا خالق ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا چند سال میں ہمارے جسم کے پہلے اجزاء تحلیل پا جاتے ہیں اور دوسرے اجزاء ان کی جگہ آجاتے ہیں۔ سو یہ سلسلہ خَلق اور آفرینش ہے جو برابر جاری رہتا ہے۔ ایک عالم فنا پذیر ہوتا ہے اور دوسرا عالم اس کی جگہ پکڑتا ہے۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 234)

ڈینگی فیور کا ہومیو علاج

(یوپٹیوریم Eupatorium)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

انفلوئنزا، ملیریا اور وہ بخار جس میں جسم کی سب ہڈیوں میں سخت دکھن کا احساس ہو، ان میں یہ بہت مفید ہے۔ نیز ایک چھوٹا سا مچھر کی قسم کا کیڑا جسے کتری کہا جاتا ہے اور عموماً خشک پہاڑی علاقوں میں ملتا ہے اس کے کاٹنے سے جو بخار اسے ڈینگو فیور (Dango Fever) یا کمر توڑ بخار کہتے ہیں۔ اس بخار کے علاج میں کامیابی سے استعمال ہونے والی یہ نہایت اعلیٰ پایہ کی دوا ہے۔ اس کی خاص علامت یہ ہے کہ ہڈیوں اور کمر میں سخت درد ہوتا ہے۔ جو ناقابل بیان اور ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ یوپٹیوریم اس بخار کی تکلیف میں بہت کمی پیدا کر دیتا ہے مگر مکمل شفا نہیں دے سکتا کیونکہ یہ بخار ہر صورت میں اپنا سات دن کا چکر پورا کر کے رہتا ہے۔ اس کے بعد شفا ہونے کی صورت میں جسم کا اندرونی دفاع اس کے خلاف مکمل طور پر بیدار ہو چکا ہوتا ہے اور پھر اس مریض کو دوبارہ کبھی ڈینگو فیور نہیں ہوتا۔

(ہومیوپیتھی یا علاج بالمثل صفحہ:371)

سالانہ مقالہ نویسی کا نتیجہ

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

۞ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان ''حضرت مسیح موعود کی دعائیں'' میں مندرجہ ذیل خدام نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

اول۔ عبدالہادی طارق صاحب۔ وحدت کالونی لاہور
دوم۔ مکرم قیصر محمود صاحب۔ ربوہ
سوم۔ مکرم رضوان کوثر صاحب۔ ربوہ
چہارم۔ مکرم عبدالعلی حی صاحب۔ ماڈل ٹاؤن لاہور
پنجم۔ یاسر احمد مومن صاحب۔ دارالذکر لاہور
ششم۔ مکرم انجم حفیظ صاحب۔ شمالی چھاؤنی لاہور
ہفتم۔ مکرم مسعود احمد ناصر صاحب۔ رحمان پورہ لاہور
ہشتم۔ مکرم محمد اسلم شیخ صاحب۔ رحمان پورہ لاہور
نہم۔ مکرم زبیر ارشد صاحب۔ رحمان پورہ لاہور
دہم۔ مکرم عطاء المومن منگلا صاحب۔ واپڈا ٹاؤن لاہور
دہم۔ مکرم شفیق احمد چغتائی صاحب۔ رحمان پورہ لاہور

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 407)

آسمانی عدالت کا فیصلہ

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب لکھتے ہیں:۔

شملہ کے علاقہ میں بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں۔حتی کہ اتنی چھوٹی بھی۔کہ وہاں آبادی پانچ سات مردوں سے زیادہ نہیں ہے۔ایک چارپائی کے سرہانے راجہ صاحب بیٹھتے ہیں۔اور پائینتی وزیر صاحب۔ جو ریاست کے فنانس ممبر، کمانڈر انچیف، ریونیو منسٹر، چیف جسٹس، غرض سب کچھ وہی ہوتے ہیں۔چارپائی سے نیچے جو تین چار آدمی بیٹھے ہوتے ہیں۔وہ ریاست کی ساری رعایا ہوتے ہیں۔اور بس۔مگر میں جس ریاست کا ذکر کرنے لگا ہوں۔ وہ خاصی بڑی تھی۔ وہاں کی عدالت میں ایک نہایت اہم مقدمہ ایک پیتل کی گڑوی کا پیش ہوا۔مدعی نے کہا گڑوی میری ہے۔ ملزم نے کہا میری۔بڈھا مدعی بولا کہ اگر مدعا علیہ اپنے بیٹے کے سر پر ہاتھ رکھ کر خدا کی قسم کھا جائے۔تو میں اپنا دعویٰ چھوڑ دیتا ہوں۔عدالت نے یہ طریق فیصلہ منظور کرلیا۔مدعا علیہ صاف قسم کھا گیا۔اور گڑوی اٹھا کر مع اپنے بیٹے کے چلا گیا۔غریب مدعی نے بھی ایک ایسی نظر سے اسے دیکھا۔جو بددعاؤں سے بھری تھی۔خیر عدالت ختم ہوگئی۔اور خدائی فیصلہ کا انتظار ہونے لگا۔ جھوٹا مدعا علیہ قسم کے ایک دو گھنٹہ کے بعد بیٹے سمیت اپنے گاؤں کی پگڈنڈی پر جا رہا تھا۔کہ یک دم بادل گھر کر آنے شروع ہوگئے۔پھر بارش آگئی۔اور آخر میں بجلی کا کڑاکا۔مگر ایسا کہ لوگوں نے برسوں سے ویسا ہولناک کڑاکا نہ سنا تھا۔ دوسرے دن لوگوں نے بجلی سے جھلسی ہوئی دو لاشیں راستہ پر پڑی پائیں۔اور ان میں سے ایک کے ہاتھ میں وہی گڑوی تھی۔ جو کل عدالت کی میز پر رکھی ہوئی دیکھی گئی تھی۔**ایسے خدائی فیصلے ہمیشہ نہیں ہوا کرتے۔مگر کبھی کبھی صرف بطور نمونہ اہل دنیا کو اس لئے دکھائے جاتے ہیں۔کہ وہ ایک مالک یوم الدین ہستی اور جزا سزا کی مختار کل عدالت پر ایمان رکھیں۔** ورنہ دراصل یہ دنیا دار الجزا نہیں ہے۔‘‘

(رہنمائے تعلیم لاہور جون 1945ء صفحہ 34)

ظاہری دینداری کا جہان اور حقیقی پاکیزگی کی ضرورت

حسب ذیل سبق آموز اور عبرت انگیز داستان حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے رشحات قلم کا رہین منت ہے:۔

ایک میرے رشتہ دار بزرگ تھے وہ ظاہر حصۂ مذہب کے بہت پابند تھے۔جب بھی ان سے کبھی ذکر آتا۔کہ دنیا کی اخلاقی اور روحانی حالت بہت خراب ہوگئی ہے اور وہ ایک حقیقی مصلح کی محتاج ہے تو فرمایا کرتے کہ ’’ہاں اور لوگ شاید محتاج ہوں مگر ہم تو نہیں ہیں۔ہم تو پچاس سال سے باقاعدہ نماز پڑھتے ہیں۔ رمضان کے روزے رکھتے ہیں بلکہ نفل بھی۔ تہجد پڑھتے ہیں۔پچھلی رات سے ذکر شروع کرتے ہیں تو محلہ والے بھی بیدار ہو جاتے ہیں۔حزب البحرکئی لاکھ دفعہ پڑھ چکے ہیں۔دعائے گنج العرش کا لفظ لفظ حفظ ہے کسی سے برائی نہیں کرتے کوئی عیب ہم میں نہیں۔ لوگوں کی خیرخواہی اور خدمت میں لگے رہتے ہیں۔ بھلا ہمیں کسی مصلح کی کیا ضرورت ہے۔‘‘ چونکہ صوبہ بہار کی طرف ہمارے کنبہ کے بعض گاؤں بطور معافی ملے ہوئے تھے اس لئے ان بزرگ کو ہم نے اپنا مختار بھی بنا رکھا تھا۔ایک سال ہماری کسی غفلت اور گاؤں والوں کی شکایت کی وجہ سے وہ گاؤں نیلامی پر چڑھ گئے۔بچارے بزرگ صاحب دوڑے اور بڑی کوشش سے دیہات کو مصیبت سے واگذار کرایا۔مقدمات ہوئے گواہیاں پیش ہوئیں تو ان کو بہت سے گواہ فرضی کھڑے کرنے پڑے۔کئی آدمیوں سے غلط اور جھوٹی گواہیاں دلوانی پڑیں۔اور بہت سی ناجائز باتیں کرنی پڑیں۔جب فتحیاب ہو کر واپس آئے۔تو فخریہ بیان کرنے لگے کہ میں نے زمینیں واگذار کرنے کے لئے ان ان فریبوں اور چالاکیوں اور رشوتوں اور جھوٹی گواہیوں سے کام لیا۔تب مطلب بر آیا۔

میں نے عرض کیا حضرت تو یہ سب کچھ درست۔مگر کیا یہ باتیں شرعاً جائز تھیں؟ فرمانے لگے اور کیا کرتا؟

اس وقت ان کے ظاہری تقویٰ کی سب حقیقت ہم پر اور خود ان پر واضح ہوگئی۔کہ ذرا سا نقصان دیکھ کر یہ بظاہر پارسا لوگ ہر قسم کی ناجائز کارروائی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔تب پتہ لگتا ہے کہ ان میں صرف ظاہری دینداری ہے یا حقیقی پاکیزگی۔ ....مشکلات۔ مصائب اور مقدمات کے وقت ساری حقیقت کھل جاتی ہے۔اور معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اس زمانہ میں واقعی بڑی اصلاح کی محتاج ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں صرف امن انصاف اور دنیا میں اصلاح اور ترقی کی خاطر لڑنے کی دعویدار ہیں۔مگر پردہ اٹھا کر دیکھو تو وہی زمین کی حرص، قومی برتری، خام مصالحہ کے حصول کی خواہش اور ایک دوسرے سے نفرت ان سب دعووں کی پشت پر کارفرما نظر آئیں گی۔اور اپنے مطلب کے حصول کے لئے جھوٹ، رشوت، ظلم اور چالاکی سب شیر مادر ہوں گے

دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں
نقصاں جو ایک پیسے کا دیکھیں تو مرتے ہیں

(رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور اپریل 1945ء ص 63)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کفالت یتامیٰ کی سعادت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جاری فرمودہ تحریک ’’کفالت یکصد یتامیٰ‘‘ پر لبیک کہنے والے احباب جماعت کی راہنمائی کیلئے تحریر ہے کہ ایک یتیم بچے یا بچی کی تعلیمی اور دیگر اخراجات کا اندازہ خرچ -/1000 روپے سے -/2000 روپے ماہانہ ہے۔ آپ اپنی مالی وسعت کے لحاظ سے جو بھی رقم ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کو کر دیں۔یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں براہ راست یا مقامی جماعت کی وساطت سے جمع کروائیں۔رقم بذریعہ چیک / ڈرافٹ یا منی آرڈر بنام سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ حسب استطاعت اور بغیر وعدہ کے بھی بھجوائی جاسکتی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت کو قبول فرمائے اور دین و دنیا کی بھلائی عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم ملک غلام نبی صاحب)

مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند ملک غلام نبی صاحب ولد محمد بوٹا صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ان کے نام پلاٹ نمبر 43/19 محلہ دارالنصر ربوہ برقبہ 10 مرلہ میں سے 5 مرلہ الاٹ شدہ ہے۔یہ رقبہ 5 مرلے میرے نام منتقل کر دیا جائے۔دیگر ورثاء کو اس منتقلی پر اعتراض نہ ہے۔جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم مبارک احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم الیاس احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرمہ منصورہ صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم ریاض احمد صاحب (بیٹا)
(6) مکرم رزاق احمد صاحب (بیٹا)
(7) مکرمہ محمودہ صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرم مشتاق احمد صاحب (بیٹا)
(9) مکرم نثار احمد صاحب (بیٹا)
(10) مکرم طارق احمد صاحب (بیٹا)
(11) مکرمہ حامدہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مظفر احمد صاحب ڈوگر مربی سلسلہ ایم ٹی اے تحریر کرتے ہیں کہ مکرم محمد نصر اللہ صاحب ڈوگر صدر جماعت احمدیہ نانو ڈوگر ضلع لاہور کو 28۔اکتوبر 2006ء کو ایک حادثہ میں سر پر چوٹ آئی ہے بائیں ٹانگ اور بازو بھی فریکچر ہوگئے ہیں۔ جنرل ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفا کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

مکرم حافظ عبدالرحمٰن صاحب مربی سلسلہ کراچی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم عبدالعزیز صاحب بھٹی سابق باغبان سندھ کا مورخہ 29۔اکتوبر 2006ء کو پراسٹیٹ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا۔آپریشن کی وجہ سے کمزوری ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے بچائے اور صحت کاملہ دے۔آمین

محترمہ عمارہ وقار صاحبہ بنت مکرم مرزا وقار احمد صاحب لاہور بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ نگران لجنہ اماء اللہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں کہ ان کے چچا مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کا کچھ دن پہلے دل کا آپریشن ہوا تھا۔کافی حد تک شفاء ہوگئی تھی لیکن اب تکلیف ہوگئی ہے اور شیخ زاید ہسپتال میں دوبارہ داخل کروایا ہے احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

نکاح

مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب کوبلنز جرمنی لکھتے ہیں کہ میری بھتیجی مکرمہ فرخندہ افتخار صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد افتخار صاحب من ہائم جرمنی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم عمار لطیف صاحب ابن مکرم عبداللطیف صاحب آف چک نمبر L-6/11 ساہی وال پاکستان مبلغ آٹھ ہزار یورو حق مہر پر مورخہ 6 جون 2006ء کو بعد از نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے کیا۔مکرم عمار لطیف صاحب اور مکرمہ فرخندہ افتخار صاحبہ دونوں وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔مکرمہ فرخندہ افتخار صاحبہ مکرم چوہدری محمد افضل صاحب ساہی مرحوم کی پوتی اور دولہا دلہن دونوں چوہدری فیض احمد صاحب کاہلوں مرحوم کے نواسہ اور نواسی ہیں۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

گر سو 100 برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے

آہ! الحاج حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے بھی مٹی اوڑھ لی

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

لاریب یہ حقیقت ہے کہ موت زندگی سے بھی زیادہ یقینی ہے مگر یہ حقیقت اتنی تلخ ہے کہ اس کو تسلیم کرنا کوئی آسان بات نہیں بلکہ جب دنیا سے کوئی پیارا وجود اٹھ جاتا ہے تو وہ پیچھے رہ جانے والوں کی زندگی کا ایک حصہ بھی ساتھ لے جاتا ہے اور یوں ایک طرف قبروں کے گڑھے بھرے جارہے ہیں تو دوسری طرف پسماندگان کے دلوں میں بھی ایسے گڑھے پڑ جاتے ہیں جس کا علاج نہ کسی ماہر ڈاکٹر کے پاس ہے نہ حالیہ دور کی سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی ان کا کوئی مداوا کر پاتی ہے۔

عنوان میں حضرت اقدس مسیح موعود کے دو مصرعے جو تحریر کئے ہیں اگر غور سے اور سوچ اور سمجھ کے ساتھ انہیں پڑھیں تو ایک طور تسلی عطا ہوتا ہے۔ حضرت صاحب نے 100 برس کی عمر کو طویل عمر کی علامت کے طور پر بیان فرمایا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ یہ کافی بڑی عمر ہے۔ حضور اقدس کے خاندان میں سے میرے علم کے مطابق حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور حضرت مرزا مبارک احمد صاحب نے 90 برس کے لگ بھگ عمریں پائیں۔ یہ تینوں صاحبزادگان اس عاجز راقم پر بطور خاص نگہ لطف و کرم رکھتے تھے اور میں بڑے لمبے عرصے تک ان میں سے ہر ایک کے فیضان محبت کا مورد رہا اور ان کی رحلت سے یہی جانا کہ اتنی جلدی یہ کرم فرما ہاتھ چھڑا گئے ہیں اور ان کی وفات کے صدمات کی چوٹ ایسی میرے قلب و روح پر پڑی کہ کئی سال گزر جانے کے باوجود اس کی کسک کم ہونے میں نہیں آتی کیونکہ یہ سبھی حضرات ایسے سایہ دار اور پھلدار درخت کی مانند تھے جو ٹھنڈی چھاؤں بھی دیتے تھے اور میٹھے پھل بھی۔

پھر گزشتہ قریباً 40 سالوں میں تین تو خلفائے کرام دنیا سے رخصت ہوئے جن میں سے ہر ایک لاکھوں بلکہ کروڑوں کی محبت اور عشق و وفا کے مرکز اور مصدر تھے۔ اس عاجز راقم نے تینوں کے قدموں میں بیٹھنے کی سعادت پائی اور ان ہر سہ مقربان الٰہی کی طرف سے بغیر میری کسی خوبی کے ہمیشہ مورد الطاف خسروانہ رہا دیگر احباء اور عزیزوں اور باوفا دوستوں کا شمار نہیں جو واصل الی اللہ ہوئے۔

اب اس کہنگئی عمر میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی وفات کے صدمے نے ایک کاری ضرب دل و جان پر لگائی ہے زندگی اتنا کڑا امتحان بھی لے گی کبھی سوچا نہ تھا۔

کچھ تو نازک مزاج ہیں ہم بھی
اور یہ چوٹ بھی نئی ہے ابھی

میں کئی دنوں سے حضرت مرزا صاحب موصوف کے بارہ میں کچھ لکھنا چاہ رہا تھا مگر جب بھی میں نے ایسے بزرگوں کے بارہ میں لکھنے کی جسارت کی جن میں بعض کا ذکر اوپر کر آیا ہوں تو میں نے اسے بے حد مشکل بلکہ دل فگار فرض جانا کہ کبھی صدمے کی چوٹ کے نتیجے میں دماغ و ذہن کی قوتیں جنہیں بصد مشکل اکٹھا کرتا ہوں اسے جیسے کوئی اچک کر لے جاتا ہے کبھی ان وجودوں کی عظمت اور قرب الٰہی کسی اور دنیا میں لے جاتی اور میں قلم اور قرطاس کو بھول ہی جاتا کبھی محرومیاں اور اداسیاں دل و دماغ کو بہکا کر ایک اور عالم میں بھگا لے جاتیں اور میرا قلم جو پہلے ہی لولا لنگڑا سا تھا گویا ٹوٹ ہی جاتا۔ اسی بیچ و بن میں کئی دن سخت ذہنی اذیت میں رہتا اور پھر سنبھل کر کچھ ٹیڑھے میڑھے الفاظ سپرد قرطاس کرتا لیکن میری یہ کربناک کیفیت بھی فضل الٰہی کو جذب کرنے کا ذریعہ ٹھہری۔ میں نے برادر معظم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ سیشن جج کے بارہ میں الفضل کی نوازش سے ایک نوٹ شائع کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دور تھا مجھے قادیان کے جلسہ کے موقع پر برادر مکرم مولانا نصیر احمد صاحب قمر ایڈیٹر انٹرنیشنل الفضل نے بتایا کہ حضرت صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا کہ وہ ''نون'' والا مضمون لاؤ جو باجوہ صاحب کے بارہ میں چھپا ہے۔ پھر چند روز بعد دوبارہ اور پھر سہ بارہ یہی ارشاد ہوا اس پر جناب مولانا قمر صاحب نے مجھے مبارکباد دی جزاھم اللہ خیرا۔

پھر کچھ دنوں بعد عزیزی چودھری کنور ادریس صاحب نے کراچی سے مجھے لکھا کہ حضور انور نے میرے ابا جان کے بارہ میں تمہارا مضمون بہت پسند کیا ہے اور پھر حضرت صاحب نے ازراہ بندہ نوازی ایک طویل خط کے ذریعہ میری کاوش کو سراہا۔ اس خط کی فوٹو کاپی محترمی جناب ایڈیٹر صاحب الفضل برادرم عزیزم مولانا عبدالسمیع خان صاحب کے اصرار پر ان کو دی تھی۔ شکر خدائے لم یزل کہ اس حوصلہ افزائی سے راقم کو کوئی غلط فہمی نہ ہوئی یہاں اس کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ اگر تعزیتی مضمون لکھنے سے قلبی اذیت پاتا ہوں تو حضرت باجوہ صاحب کے متعلق لکھے گئے مضمون نے دربار خلافت میں رسائی بھی تو حاصل کر لی۔ الحمدللہ و لافخری۔ بہرحال یہ میرے لئے دربار خلافت کا ایوارڈ بہت ہے۔

چلو اچھا ہوا کام آ گئی دیوانگی اپنی
وگرنہ ہم زمانے بھر کو سمجھانے کہاں جاتے

بڑی شبھ گھڑی تھی جب سرگودھا میں مستقل طور پر آ کر پیشہ وکالت اختیار کرنے سے قریباً 4 سال قبل مجھے حضرت مرزا عبدالحق صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ باوجود اپنی کم علمی اور کوتاہ فکری کے اسی پہلی ملاقات میں ہی میں بھانپ گیا تھا کہ یہ شخص مقربان الٰہی میں سے ہے اور صالحین کی جماعت میں سے ہے اور صاحب کشش و جذب بزرگ ہے اور میں نے دیکھا کہ

بس ایک ہی دھن ہے کہ کریں خود کو تصدق
راضی ہو کسی طرح سے محبوب ہمارا

پھر تو ملاقاتیں کسی نہ کسی بہانے زیادہ ہونے لگیں۔ بالآخر 1954ء میں جب میں نے وکالت شروع کی تو حضرت ممدوح کو قانون کے محاذ پر ڈٹ کر پُر اثر بحث کرتے دیکھ کر انہیں ہی اپنا استاد بنانا چاہا جسے موصوف نے خوشی سے قبول فرمایا اس طرح مجھے آپ کے تلمیذ ہونے کا اعزاز خصوصی بھی عطا ہوا۔ پیر فضل شاہ گجراتی کے الفاظ میں دعا مانگی۔

ربا لنگ رکھیں میرا در نیواں
اٹھاں والیاں نال پیار لائے
میں چیری ہوئی چادر اپنی نوں
بناں ویکھیاں پیر پسار دتا

جناب استاذی المحترم مرزا صاحب کی صحبت صالح کے پہلے 40 سال تو زریں انمول اور بیشمار مواقع ملے آپ کی قیادت میں ہر دوسرے ہفتے ضلعی جماعتوں کے دورہ پر خاکسار کے علاوہ برادرم مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب اور برادرم قریشی محمود الحسن صاحب (اللہ ان کی صحت و عمر میں بہت برکت دے) اور برادر مکرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ بھی ہمرکاب ہوتے تھے اور ہمیں سب کو یہ بھی فخر کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ہم چاروں کو مرزا صاحب کی فیملی کہا کرتے تھے۔ اول تو موٹر کار نہیں ہوتی تھی تو بھائی اقبال پراچہ صاحب جو ایثار و وفا کے پتلے تھے اپنی کوئی نئی بس ہی نکلواتے اور ہم پانچ کس اس بس میں سوار ہو کر کچے راستوں پر دھول دھپے کی پرواہ کئے بغیر عشق احمدیت اور اطاعت امیر میں مست و سرشار رہتے پھر میں نے ایک کار خریدی تو اسی نے چندسال ناقہ کا کام دیا اور پھر پیارے بھائی حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے استعمال کے لئے ان کے عزیز بھائی ودود احمد صاحب نئی بڑی فورڈ کار لندن سے لائے تو مستقل طور پر نئی سواری میسر آئی اور اس میں سفر بے حد آرام دہ ہوگیا۔

ہم لوگ جس جماعت میں جاتے وہاں اگر کوئی اجتماعی مسئلہ ہوتا یا تربیت کے لحاظ سے کسی دیہی جماعت کی کوئی چول ڈھیلی نظر آتی تو حضرت امیر صاحب ہمیشہ خطاب فرمایا کرتے تھے اور وہ شخص خود قول سے بڑھ کر عمل کا نہ صرف قائل تھا بلکہ عملی زندگی میں اعمال صالحہ کا بہترین نمونہ تھا۔ ایسے شخص کی بات دل سے نکلتی اور سیدھی دل پر اترتی جاتی تھی۔ برخلاف دنیاوی واعظین مقامی جماعت کے دوستوں کی بہترین تربیت کے مواقع تو ہوتے ہی تھے ہم لوگوں کو بھی اپنے اپنے گریبانوں میں جھانکنے اور اپنی اپنی اصلاح کرنے کے لئے نہایت عمدہ موعظت نصیب ہوتی اور جب حضرت امیر صاحب حضرت مصلح موعود کا ذکر کرتے اور اکثر اپنی تقاریر بلکہ گفتگو میں بھی حضور کے اقوال زریں کا حوالہ دیا کرتے تھے تو اس وقت آپ کی حالت دیدنی ہوتی تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ یہ شخص اپنے آقا کی مجلس خاص میں حاضر ہے اور آقا کی نگاہیں انہی پر جمی ہوئی ہیں اور یہ اس کیف کے مزے لے رہا ہے اور طرہ یہ کہ ہم کو بھی اس حظ روحانی میں شریک کرنے کی سعی فرما رہے ہیں۔ میں اس حصہ بیان کی کیفیت اور ماہیت بیان کرنے سے یکسر قاصر ہوں۔ اب میرے محترم بھائی قریشی محمود الحسن صاحب گو بیماری کی وجہ سے ان کی یادداشت بھی کمزور ہوگئی ہے مگر وہ ایسے مناظر کیونکر بھول سکتے ہیں میری کچھ تائید اور مدد کر سکتے ہیں۔

وہ روح پرور لمحے میرا وجدان گواہی دیتا ہے کہ وہ میرے حافظے کے گلدان میں آج بھی تازہ ہیں اور تفاصیل یاد نہ بھی ہوں تو تحت الشعور میں ان خوشگوار یادوں کی مہک محسوس کرتا ہوں۔ ہم سب کے لئے یہ نہایت عمدہ درسگاہ ہوتی تھی جس میں قرآن کریم کی آیات کی تلاوت بھی ہوتی تھی۔ حدیث شریف کے حوالے بھی اور حضرت مسیح پاک کی نثر کے مفہوم اور اشعار اردو میں بھی، فارسی میں بھی بڑے دلنشین انداز میں سناتے تھے۔ آپ گو حافظ قرآن نہیں تھے مگر قرآن کریم کے ساتھ عشق و محبت کے نتیجے میں آپ کو بہت سے حصے قرآن مجید کے یاد تھے اور تقریر کرتے ہوئے تو فر فر قرآن کریم کے حوالے ایسے انداز میں دیتے تھے کہ سننے والا جانتا کہ یہ حافظ قرآن مجید ہیں۔

قرآن کریم سے عشق

اوپر میں نے آپ کا عشق قرآن کا ذکر کیا ہے یہ کوئی میری خالی خوش عقیدتی نہیں ہے نہ مبالغہ کا بیان بلکہ یہ اس شخص کا ذکر کر رہا ہوں جس نے عین عالم شباب میں روزانہ 4 گھنٹے مسلسل دس سال تک قرآن کریم کے معانی و مفہوم کے سمجھنے میں صرف کئے اور فرمایا کرتے تھے اس میں کوئی ناغہ نہیں ہوا اور ایک اوپری لے میں حضرت مسیح موعود اپنے آقا کا فارسی کا یہ شعر پڑھتے کہ

من ندارم مایہ کردار ہا
عشق جوشید و ازو شد کارہا

(ترجمہ) حضور فرماتے ہیں کہ میں کردار کی پونجی نہیں رکھتا بس اندرونی عشق نے جوش مارا اور اس سے

سارے کام ہو گئے۔

آپ کے فارسی کا شعر پڑھنے سے یاد آیا ایک اپنے آقا و مرشد کا یہ شعر بھی آپ کو بے حد عزیز تھا۔

دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند

(ترجمہ) تو دیوانہ بنا کر ہر دو جہاں بخش دیتا ہے مگر مولا تیرا دیوانہ دو جہانوں کو کیا کرے گا اسے تو تُو مطلوب ہے۔

قرآن کریم کا ساری عمر درس جاری رہا کہ تدریس قرآن میں ان کی صحت کا بھی راز پوشیدہ تھا۔ قرآن کریم کے نوٹس حضرت مسیح پاک کی تفاسیر سے اور حضرت خلیفہ اول کے درس اور پھر خود حاضر ہو کر کمال مداومت کے ساتھ حضرت مصلح موعود کے درس قرآن اور تفسیر سے پوری طرح استفادہ کیا اور پھر اس نعمت کو تقسیم کرنے اور ان خزائن کو بانٹنے میں ساری متاع جان صرف کر دی کمال یہ تھا کہ سامعین کے فہم و ادراک کی سطح پر اتر کر سمجھاتے تھے۔ مجھے چار خلفاء عظام کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ ان کی تو بات ہی الگ ہے وہ تو خدا تعالیٰ کی چنیدہ اور منتخب ہستیاں ہوتی ہیں۔ میں اپنے جان و دل کو گواہ رکھ کر یہ عرض کرتا ہوں خلفائے کرام کے بعد جو لذت اور سرور حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی اقتدا میں نماز ادا کرنے میں نصیب ہوتا تھا وہ کہیں اور نہ ملا۔

تلاوت کرنے کا آپ کا انداز منفرد تھا اس میں جذب بھی تھا کشش بھی۔ ترتیل بھی تھی مگر اس میں ہرگز تصنع یا بناوٹ کا شائبہ نہیں ہوتا تھا۔ مقتدی اور سامعین بھی اپنی اپنی بساط کے مطابق لطف اندوز ہوتے تھے یہاں اپنے موضوع سے بھٹک جانے کا الزام لینے کو تیار ہوں مگر برادرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کی تلاوت کے انوکھے طریق اور دلربا انداز کا ذکر نہ کروں تو ناشکرے پن کا مجرم ہوں گا۔ وہ شیرینی وہ حلاوت اور وہ مستی خود حافظ صاحب میں اور پھر سامعین اور مقتدیوں میں بھی منتقل ہوتی دیکھی کہ کہیں اور باید و شاید۔ اے کاش پھر ربوہ میں جلسہ سالانہ کا سٹیج ہو اور پھر حضرت خلیفہ وقت کے پاس کھڑے ہو کر میرے پیارے بھائی حافظ ڈاکٹر صاحب تلاوت کر رہے ہوں اور یہ عاجز وہیں قدموں میں بیٹھا سن رہا ہو اور لاکھوں سامعین مسحور ہو جائیں،

ع
لوٹ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

کاش سورہ مومن کے پہلے رکوع کی حافظ صاحب کی تلاوت جو انہوں نے 83ء کے جلسہ سالانہ پر کی تھی ایک بار پھر میری سماعتوں کو نصیب ہو۔ اے کاش!

ایک اور واقعہ قراءت قرآن کریم کا شاید اسے بھی برمحل نہ سمجھا جائے مگر دیوانے کا کیا ہوتا ہے اس نے تو ہر حال میں اپنی قلبی واردات کا ذکر کرنا ہوتا ہے۔ 1983ء کی ایک شام میرے غیر از جماعت دوست دوائی لینے کے لئے مجھے ربوہ ہمراہ لے گئے۔ نام ان کا سردار جاوید اختر خان بلوچ ایڈووکیٹ۔ جب واپس آنے لگے تو مغرب کی نماز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اقتداء میں پڑھنے کے لئے میں بیت مبارک میں چلا گیا جن لوگوں نے حضور کی اقتدا میں نمازیں پڑھی ہیں وہ جانتے ہیں کہ نمازوں میں گویا اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو کر اس کا کلام پڑھ رہے ہوتے اور ایک نرالا لحن اور سوز تلاوت آیات قرآنی کا ہوتا تھا۔ میرا یقین میرے مشاہدے پر مبنی تھا کہ میرے دوست جاوید اختر خان نے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی کہیں بھی۔ میں نے نماز ختم ہونے پر سلام پھیرا تو کیا دیکھتا ہوں جاوید اختر صاحب میری پچھلی صف میں بیٹھے ہیں جب فارغ ہو کر بیت کے گیٹ پر آئے جہاں موٹر کھڑی تھی تو میں نے پوچھا کہ خان صاحب آپ کب اور کیونکر نماز میں شامل ہوئے تو انہوں نے کہا کہ نہ میرا وضو تھا نہ نماز میں شامل ہونے کا کوئی ارادہ۔ جب مرزا صاحب کی قراءت میں نے سنی تو کسی غیبی طاقت نے مجھے اٹھا کر بیت میں کھڑا کر دیا اور میں قراءت سن کر مست ہو گیا اور پھر وہ دہراتے رہے کہ ایسی دل میں گھر کر جانے والی قراءت پہلے کبھی نہیں سنی۔ اصل میں پڑھنے والے کا قرآن کے ساتھ تعلق خاطر اس کے لحن کو سنوارتا اور نغمگی اور جذب و کیف کو ابھارتا ہے اور یہ صفات حضرت مرزا صاحب کی قراءت میں بھی موجود تھیں۔

کتب حضرت مسیح موعود کا

بالاستیعاب مطالعہ

فرمایا کرتے تھے کہ اردو فارسی یا عربی کا کوئی لفظ حضور انور کے قلم سے نہیں نکلا جسے میں نے پڑھا نہ ہو اور عربی کے حضور کے کلام نثر اور نظم کو لغات عربی سے حل کیا بلکہ ترجمہ کیا جو خود خلفائے کرام نے پسند فرمایا۔

آپ کی متعدد تصانیف مطالعہ کیں۔ ایک کتاب غالباً صداقت حضرت مسیح موعود مجھے 1956ء یا 1958ء میں مجھے دی جب میں لندن جا رہا تھا (دونوں سال گیا تھا اس لئے صحیح سال یاد نہیں) کہ محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب کی خدمت میں پیش کروں۔ جو انہوں نے بڑی عقیدت، کمال ادب اور ساتھ ہی میرے شکریے سے وصول فرمائی۔ میں نے تو فضائی سفر کے دوران ہی ساری پڑھ لی تھی اور آپ کی تالیف ''روح العرفان'' ایک ایسا روحانی مائدہ ہے کہ کئی بار پڑھ چکا ہوں چونکہ حضرت مسیح موعود کی تصانیف کے اقتباسات ہیں عجیب لذت دیتے ہیں عربی عبارات کے ترجمے بھی ساتھ ہیں۔ سوچتا ہوں کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کتنے اوقات عطا فرمائے تھے اور ان اوقات کا کس قدر بابرکت اور صحیح استعمال کیا کہ قرآن کریم اور حدیث شریف اور کتب حضرت مسیح موعود کا رو بخدا شخص ''عاشق صادق'' اور ''حافظ'' بھی ہو گیا اور جو محنت کر گئے ہیں وہ احمدیت کی کئی نسلوں کو کام دے گی۔

وقت کی پابندی

انسان حیران ہو جاتا ہے جب آپ کے وسعت مطالعہ قرآن کریم حل لغات عربی اور مطالعہ ساری کتب و اشتہارات حضرت مسیح موعود کا خیال کرتا ہے مگر یہ وہ شخص تھا جو وقت کی قدر و قیمت کو جانتا اور پہچانتا تھا تبھی تو اس کے اوقات میں برکت پڑی ورنہ یہاں تو وقت کا ضیاع ایک فیشن کی صورت اختیار کر چکا ہے جتنا بڑا دنیا کے لحاظ سے شخص ہوتا ہے اتنے ہی گھنٹے دیر سے وقت مقررہ سے پہنچ کر اپنی اہمیت جتلاتا ہے۔

مثلاً وقت مقررہ سے ایک گھنٹے کی تاخیر کو تو اب ہماری قوم تاخیر کہنا بھی بھول چکی ہے لیکن ایسے لوگ کوئی بڑا کام نہیں کر سکتے۔ حقیقت میں بڑے لوگ وہی ہیں جو وقت کی قدر کرتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب اس میدان میں بھی ایک منفرد حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کی زندگی کا سارا نظام گھڑی کی سوئیوں کی پابندی کرتا تھا۔ جہاں جانا ہو تقریب کوئی ہو حتیٰ کہ ٹینس کھیلنے جایا کرتے تھے تو عین مقررہ وقت پر کلب میں پہنچ جاتے۔ راستے میں چودھری قائم الدین صاحب قائم مقام ڈی سی کی کوٹھی پڑتی تھی۔ ان کے بیٹے کہتے تھے ہم اپنی گھڑیاں آپ کے مقررہ وقت سے ملا لیا کرتے تھے۔ ہم جب دوروں پر جاتے تو کیا مجال جو کوئی بھی حتیٰ کہ پراچہ صاحب محترم بھی ایک منٹ کی بھی تاخیر کریں۔ ایک دفعہ مغرب کی نماز کے وقت کوٹ مومن جانا تھا میری اور میری کار کی ڈیوٹی تھی۔ ہمارے ساتھیوں نے ایک ''سازش'' کی سبھی چائے کے عادی تھے (سوائے جناب محترم حافظ صاحب کے کہ وہ مخالفین چائے میں سے تھے) کہ جانے سے پہلے میرے گھر پر پئیں گے اور وہاں سے اکٹھے کوٹ مومن کے لئے روانہ ہوں گے۔

ہم جب اکٹھے ہو چکے اور چائے تیار ہو رہی تھی تو میں نے اپنے بیٹے عبدالبصیر کو بھیجا کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو یہاں ہمارے گھر لائے۔ بصیر گیا تو حضرت موصوف نے گھڑی دیکھی اور فرمایا کہ ''بیٹا ڈیڑھ منٹ لیٹ ہو''۔ اس نے ادب سے معذرت کر لی۔ گھر آئے تو پوچھا یہ کیا میں نے عرض کیا کہ چائے یہاں نوش فرما لیں ہم پی لیتے ہیں کوٹ مومن والوں کو کیا تنگ کرنا ہے فرمایا ''دیر ہو جائے گی''، میں نے کہا کہ آرام سے آپ چائے پی لیں انشاء اللہ وقت پر پہنچ جائیں گے۔ کچھ گاڑی بھی اچھی تھی کچھ اپنا بھی جوانی کا گرم خون۔ بہت تیز گاڑی دوڑائی اور کوٹ مومن سے باہر تھانے کے پاس پہنچے تو میں نے عرض کیا کہ وہ دیکھ لیں سورج سرخ گولے کی صورت نیچے افق میں اترنے کی تیاریوں میں ہے اور کسی کے بیت احمدیہ میں پہنچنے کا منتظر ساکت و جامد کھڑا ہے۔ بہرحال ہم بخیریت وقت سے پہلے بیت احمدیہ کوٹ مومن میں پہنچ گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانے میں حضور نے یہ طریق اختیار فرمایا تھا کہ کسی مرکزی مربی سے کسی دیئے گئے موضوع پر علمی تقریر کرواتے اور پھر پاکستان کی جماعتوں میں اسی موضوع پر تقریر کرنے کا ہر جماعت کو ارشاد فرمایا کرتے مرکز میں مجھے یاد ہے حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب کی تقریر تھی مجھے معلوم تھا کہ مجھے سرگودھا میں اسی موضوع پر تقریر کرنے کا حکم ملنا ہے۔ میں بیت مبارک ربوہ میں حاضر ہوا مضمون مشکل تھا حضرت خالد احمدیت کی تقریر سن کر ان سے نوٹس بھی لے لئے اور تقریر تیار کر لی جب میں تقریر کر رہا تھا تو حضرت امیر صاحب نے فرمایا ''ایک منٹ باقی ہے''۔ میں نے عرض کیا جناب آپ جلسہ سالانہ پر تقریر کر رہے ہوتے ہیں۔ جب آپ کو وقت کا الٹی میٹم ملتا ہے تو آپ فرماتے ہیں اچھا وقت پر ختم کر دوں گا ''باقی چھپ جائے گی''۔ میری تو باقی چھپنی بھی کہیں نہیں۔ اس پر آپ نے قہقہہ لگایا اور اجازت دی کہ اچھا تم اپنا مضمون مکمل کر لو۔

1974ء میں غازیوں کی ایک یلغار آپ کے گھر پر بھی پڑی کچھ سامان لوٹ لے گئے کچھ توڑ پھوڑ کی حتیٰ کہ کسی نادان بدنصیب نے آپ کی جیب سے پارکر کا پن بھی چھین لیا۔

ملک محمد اقبال صاحب ایک معروف اور نامور فوجداری کے ماہر وکیل تھے۔ آپ کے دوست تھے رمضان کا مہینہ تھا دوسرے روز سہ پہر کو اپنے وکیل نوجوان بیٹے کے ساتھ احوال پرسی کے لئے آپ کے گھر گئے۔ تو آپ نے فرمایا ملک صاحب آپ ذیابیطس کے مریض ہیں شاید روزہ نہ ہو گا۔ اگر ایسا ہی ہے تو میں چائے پیش کروں مگر اس معذرت کے ساتھ کہ ہمارے گھر میں کراکری نام کی کوئی چیز باقی نہیں بچی۔ ہم نے مٹی کے پیالے گھر میں رکھ لئے ہیں۔ اگر محسوس نہ کریں تو چائے انہی مٹی کے پیالوں میں پیش کر سکتا ہوں۔ ملک صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ ملک صاحب نے دوسرے روز مجھے بتایا کہ میرے بیٹے نے واپسی پر مجھے کہا کہ ابا یہ کیا بات ہے کہ یہ 75 سالہ بوڑھا ہے گھر میں سامان حتیٰ کہ پرچ پیالی تک بھی نہیں بچی ہے۔ وہ خود روزے سے ہیں آپ جوان اور میں نوعمر ہمارا دونوں کا روزہ نہیں ہے اور وہ کافر اور ہم؟ حضرت خلیفہ ثالث نے کچھ رقم بھیجی۔ اس دن 68 دکانوں مکانوں کو نقصان پہنچا تھا۔ حافظ بھائی کا مکان کلینک کار وغیرہ سب کچھ نذر آتش، کچھ بھی نہ بچا۔ حضرت مرزا صاحب کا بھی نقصان کافی تھا۔ مگر ان دونوں بزرگوں نے اس رقم میں سے کچھ بھی نہ لیا باوجود ہمارے اصرار کے کہ یہ تبرک ہے۔ ہم نے حضرت صاحب کی خدمت میں رپورٹ کر دی تو حضور نے فرمایا میں ان کے لئے الگ سے خاص طور دعا کر رہا ہوں انہیں مجبور نہ کریں وہ نہیں لیں گے دوسروں میں تقسیم کر دیں۔

سیدنا مصلح موعود کے ساتھ

خصوصی تعلق

اس آقا و مطاع اور اس جاں نثار غلام کے تعلقات کی گہرائی کو تو اللہ ہی جانتا ہے۔ حضرت مصلح موعود کے ساتھ یکرنگی اور ہم آہنگی اور اطاعت شعاری حضرت مرزا صاحب کی اپنے کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ ہر ہفتے

اپنے آقا کی خدمت میں پہنچنے کی دلی تمنا کو مالک الملک خوب پوری کرنے کے اسباب بھی مہیا فرما دیتا تھا۔

آقا وہ جس کی پیدائش سے بھی تین سال قبل مصور حقیقی نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس کے خدوخال اور ناک نقشہ بیان فرما دیا تھا جس میں اس کو حاصل ہونے والے کمالات روحانی اور دینی کا ذکر بھی تھا اس کی فتوحات کا تذکرہ بھی تھا اس کے حسن و جمال اور اولوالعزم ہونے کی پیش خبری بھی تھی۔ سماوی تائیدات اور نصرتوں کے وعدے بھی نمایاں تھے۔ پھر بندہ نوازی اور چاکر پروری اور عشق و وفا کے مظاہرے کرنے میں تو یہ سارا مقدس خاندان ہی ایک بلند مینار کی مانند کھڑا نظر آتا ہے اور سب کے ماتھے کے جھومر خود حضرت مسیح و مہدی اور حضرت مصلح موعود سبھی نے اس حضرت مہدی کے راج دلارے کو پہچانا لیکن شناخت شناخت میں بھی فرق ہوتا ہے پھر حضور انور کے ساتھ حضرت مرزا صاحب نے اطاعت فرمانبرداری اور محبت بھی ایسے رنگ میں کی کہ ہزاروں رشک کرتے تھے۔ آج ہم اس بے مثال آقا اور اس کے ساتھ بے مثل اطاعت کرنے والے غلام کا ذکر تمام کیسے کر سکتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود کے ہی مبارک الفاظ بزبان حضرت مرزا صاحب کچھ یوں بیان کر سکتے ہیں اور شاید یہ ہی مختصر مگر جامع بیان عاشق و معشوق کے درمیانی احوال کا ہو۔ ؎

شکر خدا گزر گئی ناز و نیاز میں ہی عمر
مجھ کو بھی ان سے عشق تھا ان کو بھی مجھ سے پیار تھا

حضرت مرزا صاحب فرماتے تھے کہ ایک حضور کا (ذاتی یا جماعتی) ضروری مقدمہ درپیش تھا۔ حضور نے مجھے فرمایا یہ میری قمیص کل پہن کر عدالت جانا ہے انشاءاللہ کامیابی ہوگی اور مرزا صاحب وہ اپنے قد سے لمبی قمیص پہن کر گئے اور قادر کریم نے کامیابی بخشی وھوعلی کل شئی قدیر۔

اب اس عاجز کے پاس قمیص تو حضور انور کی کوئی نہیں تھی البتہ حضرت سیدہ آپا جان مہر آپا صاحبہ نے جو ازراہ غلام نوازی مجھے ''بھائی'' کہتی تھیں حضور مصلح موعود کا ایک گرم پاجامہ عطا فرمایا اس پر سرٹیفیکیٹ اپنے دست مبارک سے لکھا کہ حضور کا مستعملہ گرم پاجامہ ہے۔ اپنے بھائی کو تحفہ دیتی ہوں۔ نیچے تاریخ درج فرمادی میرا بھی ایک ذاتی مقدمہ تھا جو میرے لئے بہت اہمیت رکھتا تھا۔ اب کس طرح پہنوں شلوار کے نیچے پہننا تو تبرک کے ادب کے خلاف ہے مجھے یہ ترکیب سوجھی کہ اپنی قمیص کے نیچے اور بنیان کے اوپر گلے میں ڈال لیا۔ مجھے بھی حضور کی برکتوں سے وافر حصہ ملا اور میں بھی مقدمہ جیت گیا۔ الحمدللہ۔

بات کہاں سے کہاں چلی گئی معذرت خواہ ہوں حضرت مصلح موعود کا ذکر چھڑ جائے تو میرے دل کی دھڑکنیں باگیں تڑا کر میرے قابو میں نہیں رہتیں اور باغی ہو جاتی ہیں اور میں اس حالت کو پسند بھی بہت کرتا ہوں چاہتا ہوں کہ آج کے زمانے سے 45/50 برس پہلے کے فرحت بخش اور روح پرور زمانے میں کہیں کھو جاؤں شاید کہیں خواب میں ہی وہ من موہنی شکل وہ اللہ کا محبوب اور میرا مطلوب نظر آ جائے۔ اے کاش! ؎

ہر شب اسی امید میں سوتا ہوں دوستو
شاید ہو وصل یار میسر مگر کہاں

ان دنوں میں ایک ''زندہ آدمی'' تھا اور میرا دل ایک پھول کی مانند اپنی شگفتگی اور تروتازگی کی وجہ سے کچھ کام کا بھی تھا۔ مگر اب دل صد چاک کا جو حال ہے وہی جو سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ان اشعار میں بیان فرمایا ہے۔ ؎

دل کا کنول جو روز و شب
رہتا شگفتہ تھا سو اب
اس کا یہ ابتر حال ہے
اک سبزۂ پامال ہے
اک پھول کملایا ہوا
سوکھا ہوا بکھرا ہوا
روندا پڑا ہے خاک پر

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ذکر سے یاد آیا کہ آپ کے وصال کی خبر 19 /اپریل 2003ء کو مجھ پر بجلی کی طرح گری اور جو حال ہوا اس کا ذکر کیا ایک رات پہلے مجھے آواز آئی تھی کہ ''دلدار فوت ہو گیا ہے'' دوسری صبح زیارت چہرہ اور جنازے میں شرکت کے لئے تیار ہو گیا۔ ویزا تو پہلے ہی پنج سالہ میرے پلے تھا۔ ہوائی جہاز کی نشست کے لئے گزارش کی تو تھانیدارانہ رویے نے رہی سہی کسر نکال دی صدمے سے پہلے رفو شدہ دل کا برا حال تھا خطرہ تھا کہ وہ اس نازش صد قمر کی زیارت کے لئے ساتھ جانے سے انکار ہی نہ کر دے۔ خیر اللہ اللہ کر کے نصف شب کو لاہور کے فضائی مستقر پر پہنچے وہاں پر جماعت لاہور نے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا حضرت مرزا صاحب کو سلام عرض کیا۔ آپ بہت ہی غمزدہ تھے حیران ہوئے کہ تم نے بھی ہمت کر لی۔ آپ درست ہی فرما رہے تھے۔ کیونکہ چند ماہ قبل میں نے دل کی اوپن سرجری کروائی تھی۔ ھنوز نقاہت باقی تھی ہم اکٹھے لاؤنج میں جا کر بیٹھے میں نے عرض کیا یہاں غسل خانے وغیرہ بہت صاف ہیں نہ معلوم جہاز میں کیا حال ہو اگر مناسب سمجھیں تو یہاں ایک دفعہ فراغت ہو جائے فرمایا ہاں یہ ٹھیک ہے اور پھر میں دروازے پر کھڑا تھا مجھے آپ کی طبیعت کا بہت عرصہ سے پتہ تھا کہ آپ کسی کا استعمال شدہ تولیہ خواہ بظاہر کتنا صاف ہی ہو استعمال نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ میں نے انہیں اپنی چادر اس ان لکھے سرٹیفیکیٹ کے ساتھ پیش کی کہ یہ بالکل صاف ہے۔ اسے استعمال فرماویں مسکرا کر پوچھا کہ آپ نے یہ چادر کس لئے رکھی ہوئی ہے میں نے کہا حضرت ماموز زمانہ کے تتبع میں۔ حضور نے فرمایا تھا ؎

دوش پر میرے وہ چادر ہے کہ دی اس یار نے
پھر اگر طاقت ہے اے منکر تو یہ چادر اتار

چنانچہ یہ عاجز گرمیوں میں لون کی اور سردیوں میں گرم چادر سفر میں ہمراہ ضرور رکھتا ہے۔ جہاز میں بیٹھے طویل سفر تھا ''تھانیدار'' صاحب نے تو مجھے ایسا ڈرایا ہوا تھا کہ شاید میں کبھی بھی لندن نہ پہنچ پاؤں گا مگر جہاز تھا کہ خالی پڑا ہوا تھا 4/4 سیٹوں والی ساری قطاروں پر ایک ایک دو دو آدمی بیٹھے تھے میں نے درمیانی ڈنڈے اٹھا کر بستر بنالیا اور سرہانے 3/4 اکٹھے رکھ کر آرام کر لیا لیکن جونہی مجھے تکان سے آرام محسوس ہوا۔ حضرت مرزا صاحب کا خیال آیا آپ کے ساتھ ایک آدمی مسلسل باتیں کرتا آ رہا تھا میں نے اسے پچھلی نشست لینے کو کہا اور حضرت امیر صاحب کو اپنی طرح بستر تیار کر دیا اور پگڑی میں نے سنبھال کر وہیں رکھ دی جہاں اپنی سلیمانی ٹوپی رکھی تھی لیکن مرزا صاحب سوئے نہیں کوئی اور عقیدت مند آ گیا اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کمر سیدھی کر کے میں بھی حضرت مرزا صاحب کے پاس جا بیٹھا۔

فرمایا اس سانحہ عظیمہ پر کچھ شعر سناؤ۔ چنانچہ میں نے یہ شعر سنائے آپ نے پسند فرمائے۔ ؎

کلک الم طراز ذرا دیکھ بھال کر
کس سانحے کا ذکر ہے اتنا خیال کر
سن تو بھی ہم نشین ذرا دل سنبھال کر
کاغذ پہ رکھ رہا ہوں کلیجہ نکال کر
پرواز کون کر گیا پر تولتا ہوا
خاموش ہو گیا ہے چمن بولتا ہوا

فرمایا یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ حضور کے بارے میں ہی کسی نے کہے ہیں۔

حضرت امیر صاحب سے آخری ملاقات

23 /اگست کی شام میں بمع اپنے بیٹے اعجاز احمد صاحب حضرت مرزا صاحب کی ملاقات کو گیا تو میں آپ کی حالت دیکھ کر ڈر گیا بہت نحیف سی آواز جو سمجھی نہیں جاتی تھی۔ مجھ سے پوچھا کیسے آئے ہو میں نے مختصراً گزارش کر دی فرمایا ''دیکھوں گا'' رات 10 بجے مجھے فون کرایا کہ صبح دس بجے آ جاؤ۔ 24 /اگست کو حاضر ہوئے تو فرمایا کام ہو گیا ہے مطمئن رہو۔ 26 تاریخ کو لبیک اللھم لبیک پکارتے ہوئے اپنے خالق حقیقی کے پاس خوشدلی سے پہنچ گئے۔

بجا کہ حضرت مرزا صاحب نے 106 سال کی طویل عمر پائی مگر سچ جانیئے ابھی تشنگی باقی تھی آپ کی قرار واقعی ضرورت تھی جو اب مسلسل محسوس ہو رہی ہے۔ سوچتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں کہ مجھے چھوڑ جانے والے میرے بزرگ میرے محسن اور میرے محبوب کرم فرما اور میرے عزیز اور پیارے جنہیں بستر سے گھر سے اٹھا کر سپرد خاک کر آئے ہیں۔ وہ میرے دل سے رخصت کیوں نہیں ہوتے۔ دل میں موجود ایک کاری زخم کی صورت میں رہتے ہیں میں نے اس پر غور کیا آخر میں سمجھ آئی کہ ان کا علم و عمل اور ان کی محبت وشفقت ان کا فیض عام ان کا اعلیٰ کردار اور اس پر مستزاد ان کی دل نواز مسکراہٹ یہ صفات کوئی مٹی میں دفن ہونے والی ہیں؟

حضرت مرزا صاحب کے بارے میں کچھ نہ کچھ لکھ دیا ہے مگر حق ادا نہیں ہوا۔ وہ شخص دیانت اور امانت کا اعلیٰ نمونہ تقویٰ کی باریک راہوں کی تلاش کرنے کے بعد انہیں راہوں کا راہی۔ عاشق قرآن حقیقی معنوں میں عشق رسول ﷺ میں مگن رہنے والا مسیح و مہدی کے ساتھ گہری وابستگی اور محبت اور وفا کا پتلا۔

خلفاء کرام کا اطاعت شعار اور مودب ساتھی۔ ایسے شخص کو میرے جاگتے سوتے الفاظ یا کھردری عبارتیں کب اور کیونکر بیان کر سکتی ہیں۔ بیماری کے دوران جب بھی ملنے گئے تو ہر بار یہی محسوس ہوا کہ جنت کے مسافر سے ملاقات ہوئی ہے۔ اللہ جزائے خیر دے ڈاکٹر نوری صاحب کو جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کا علاج حد درجہ ہمدردی سے کیا اور ان کے راولپنڈی میں قیام پذیر ہونے کے باعث ایک فرشتہ سیرت طبیب حاذق قادر کریم نے سرگودھا کو عطا کیا ہوا ہے۔ اس نے ہمہ وقت حضرت امیر صاحب کی طبیعت کے مطابق اور پھر جرنیل صاحب موصوف سے مسلسل مشورے کر کے علاج کیا جب بھی ہم گئے وہ حضرت مرزا صاحب کے پاس موجود ہوتے ان کا نام نامی ہے ڈاکٹر محمد محمود صاحب شیخ نامور ماہر طبیب اور مرد خلیق ان دونوں ڈاکٹر صاحبان کے سارے سرگودھا کی جماعت پر یہ احسان ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اور چاہئے کہ ہم سب دل سے ان کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ انہوں نے تیمارداری کا حق ادا کر دیا ہے ہم ان کے احسانوں کا بدلہ تو نہیں دے سکتے لیکن دعائیں مسلسل ان کے لئے کرتے رہنا ہمارا فرض ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو میں نے کئی بار ان کی زندگی میں لکھا کہ میرا یقین ہے کہ آپ کا وجود ہم سرگودھا والوں کے لئے ایک تعویذ کی حیثیت رکھتا ہے نامعلوم کتنی بلائیں آپ جیسے بزرگ اور خدانما وجود کے صدقے ہمارے سروں سے ٹل جاتی ہیں۔

آپ کی شفقت کے کئی روپ تھے ہر پہلو بے کنار ہر گوشہ بے لوث اور یہ سب رحمت ایزدی کا ہلکا سا عکس تھا۔ اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتا ہے وہ شخص جس نے انسانی فکر و شعور کو نئی جہتیں دیں قرآنی علوم کو فروغ دیا۔ اسے خوب پڑھا اور بہت خوب پڑھایا۔ حضرت مرزا صاحب کے بارے میں لکھتے ہوئے دل کی بیقراری محرومیوں کے احساس سے بڑھ جاتی ہے اور قلم لرزنے لگتا ہے۔ اس شخص دعا گو ایثار پیشہ خلافت حقہ کے جاں نثار عاشق کے زیر زمین چلے جانے سے سرگودھا کی یہ نگری خالی ہو رہی تھی۔ اندر کا شیشہ تڑخ گیا ہے مستقبل کے خطرات کی آگہی نے شدید اضطراب پیدا کر دیا ہے۔ روح جیسے مجروح ہو گئی۔ من مصروف ماتم ہو گیا ادھر دنیا والے شکم پرست عناصر کی باچھیں کھل رہی تھیں۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ سرگودھا کی جماعت کی بہت بڑی شخصیت جس سے ان لوگوں کو ارادتمندانہ اور والہانہ لگاؤ تھا وہ ہمیشہ کے لئے انہیں چھوڑ گیا ہے۔ اس کرب کے تلخ ذائقے احمدیوں کے جسم و جان میں کڑواہٹ انڈیل رہے تھے۔ گرمیوں میں دھکتی دھوپ اور تپتی راتیں کیسے گزریں گی پھر آگے

سردیوں کی طویل راتیں ظالم صبحیں اور بے کیف شاموں میں کس کی دعائیں ہوں گی جو سرگودھا والوں کے لئے خیر طلب کریں گی اور شر سے بچے رہنے کی آرزومند ہوں گی شاعر نے نہ معلوم کس پس منظر میں یہ شعر کہا تھا اپنا حال بھی کچھ ملتا جلتا ہی ہے۔

اب ذوق میکشی کی بھی عظمت نہیں رہی
اہل ریا کے ہاتھ میں پیمانہ دیکھ کر

مگر پھر ذرا ہوش آیا تو خیال آیا کہ ہمارے لئے مایوسی کی تو کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔ ہمارا شفیق اور مہربان خلیفہ برحق جو موجود ہے۔ اللہ اسے ہمیشہ سلامت رکھے۔ اس کی دعائیں بھی ہمیں پہنچتی رہیں گی کیا ہوا جو وہ سات سمندر پار ہے تو دعاؤں اور برکتوں کے لئے یہ دور دراز کے فاصلے تو کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ سر سلامت تو سب سلامت۔ حضرت مصلح موعود نے ایسے خدشات اور خطرات کے موقعہ پر جو قندیل روشن فرمائی تھی وہ آج بھی روشن ہے اور تا قیامت روشن رہے گی۔

دولہا ہمارا زندۂ جاوید ہے جناب
کیا بے وقوف ہیں جو بنیں سوگوار ہم

حرف آخر

حضرت مرزا صاحب کی وفات کی خبر سن کر اپنے تو بیشمار حاضر آئے ہی تھا اور انہیں آنا ہی تھا غیر از جماعت دوستوں میں سے 6,5 تو فوری طور پر جن میں عزیزم چودھری سھیل چیمہ صاحب بھی تھے پہنچ گئے اور بعض بعد میں جن میں ایک ممبر پارلیمنٹ بھی تھے اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ ان کے ووٹروں اور حمایتیوں میں متعصب لوگ کیا کچھ نہ کہیں گے جمع ہوئے اور پسماندگان کے ساتھ تعزیت کی خود عاجز راقم کے پاس بہت لوگوں نے جن میں اکثریت وکلاء کی تھی اظہار ہمدردی کیا یہ صورت حال دیکھ کر آزاد کا یہ شعر میرے لبوں پر بے اختیار آتا رہا۔

کیا خبر کیا بات اس کے کفر میں پوشیدہ تھی
ایک کافر کیوں حرم والوں کو یاد آیا بہت

اے ہمیں چھوڑ کے جانے والے اللہ تعالیٰ تیرے درجات بلند سے بلند کرتا رہے تو نے بہت دینی خدمات صدی بھر سرانجام دی مگر نمود و نمائش تو ہمیشہ نفور رہا۔ لوگ بن پھب کر کیمرے کی آنکھ کے سامنے ہوتے ہیں تا دنیا دیکھے مگر تجھے ایسی سستی شہرت سے کچھ غرض نہ تھی کیونکہ حقیقی بڑائی تو اس میں ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے بے ریا اعمال کو قبول فرمائے اور پھر کیمرہ پیچھے پیچھے بھاگے نہ یہ کہ کوئی انسان کیمرہ کے سامنے آنے کا آرزومند ہو۔

اے ہمارے بزرگ مرزا صاحب۔ تیرے پسماندگان صرف تیری اولاد ہی نہیں بلکہ ہم سبھی تیرے پسماندگان میں شامل ہیں اور تیری وفات سے ہم سبھی غمزدہ اور زخم خوردہ ہیں۔ مگر موت سے کسے مفر ہے سارے انبیاء اور اولیاء نے یہ جام نوش کیا اس دور کے مامور ہمارے اور تیرے مرشد کی وفات 26 مئی کو دس بجے ہوئی تو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم نے سچ ہی کہا تھا کہ ہمارا سورج وقت صبح ہی غروب ہوگیا (آپ کی وفات بھی اسی تاریخ کے اسی ساعت ہوئی) جا اور اپنی جان نثاری اور اپنی بے لوث خدمات دینیہ اور کلام الٰہی کے ساتھ عاشقانہ محبت کا صلہ اپنے آسمانی آقا سے وصول کر۔ جماعت احمدیہ سرگودھا کو تو نے اس طرح ہر قسم کے حملے سے محفوظ رکھا جیسے مرغی اپنے پروں تلے اپنے چوزوں کو چیل وغیرہ سے چھپا کر بچائے رکھتی ہے۔ قادر کریم حضرت صاحب کی دعاؤں کو قبول فرما کر ہمیں نعم البدل عطا فرمائے کہ اس کے خزانوں میں ہرگز کمی نہیں اور اللہ تیرے جانشین کو تیری ساری صفات کا وارث بنائے۔ ایں است کام دل اگر آید میسرم۔ اپنا حال پریشان خیال پراگندہ قلب و ذہن میں سوائے غم و اندوہ کے اور کسی شئے کی گنجائش ہی نہیں رہی سوئی جاگی کچھ عبارتیں اور بغیر کسی ترتیب کے کچھ حالات اکٹھے کئے گو ان میں بے ربطی اور انتشار نمایاں ہے مگر یہ تو سوچیں کہ کتنے عظیم انسان کے بارہ میں لکھنے کی میں نے جسارت کی ہے میرے جیسے خام علم اور کوتاہ فکر کا شخص کیونکر قارئین کی توقعات پر پورا اتر سکتا ہے۔ یہ تو حضرت مرزا صاحب کے احسانات کی طویل فہرست کے بوجھ ہلکا کرنے کی سعیٔ ناتمام ہے یہ بھی میں نے اپنی معمر اور بوڑھی سوچوں کو بڑی مشکل سے یکجا کر کے ایک مضمون لکھا ہے ذرہ نواز آسمانی آقا کے فضل و رحم سے کیا بعید جو میری اس تحریر کو قبول فرما کر حضرت مرحوم و مغفور کی مزید بلندی درجات کا موجب بنا دے اور راقم عاصی کی مغفرت کا کچھ ذریعہ وسیلہ بن جائے۔ وذلك ارجو من الله تعالیٰ

کتنی بے ربط تھی عشق کی گفتگو
جب مرتب ہوئی داستان ہو گئی

موسم سرما کے بعض عوارض کیلئے

مفید ہومیوپیتھک نسخہ جات

مکرم رانا سعید احمد صاحب

نزلہ زکام

سردیوں کا موسم ہے ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے آپ اور آپ کی فیملی اللہ کے فضل سے خیر و عافیت سے یہ سردیاں گزار سکتے ہیں۔

❁......حفظِ ماتقدم کے طور پر آپ ہفتہ میں ایک بار BACILLINUM+INFLUENZINUM+OSCILLOCOCINUM+DIPHTHERINUM 200 میں ملا کر استعمال کرتے رہیں۔ آپ شدید قسم کے فلو وائرس وغیرہ سے محفوظ رہیں گے۔ انشاء اللہ

❁......اگر آپ کو زکام، فلو، وائرس وغیرہ نے آلیا ہے تو یہی نسخہ دن میں 2 بار استعمال کریں (صبح، شام) اور اس کے ساتھ:۔

Kali Phos, Kali Mur,Ferrom Phos, Mag- Phos, Nat-Phos, Nat.Mur 6 X میں پندرہ پندرہ منٹ کے وقفہ سے دہرائیں جب تک افاقہ نہ ہو۔ افاقہ ہونے کی صورت میں 6 x کا وقفہ بڑھا دیں۔

❁......اگر آپ ہمیشہ نزلے کا شکار رہتے ہیں تو MEDORRHINUM 1000 ہفتہ وار استعمال کریں۔

❁......اگر آپ سخت بے چینی اور بے حد کمزور کرنے والے نزلے کا شکار ہیں تو Pyroginum اور Arsenic Alb 200 میں ملا کر چند دن ایک ایک بار اور اس کے ساتھ Kali-Mur, Kali-Phos, Ferrum-Phos,Mag-Phos 6X میں استعمال کریں۔

❁......اگر آپ کو سخت سردی لگے اور بخار بھی ہو اور تیز ہو جائے تو Bacilinum, Influenzinum,Pyroginum,Bryonia 200 میں ملا کر 2 دن صبح، شام پھر ہفتہ وار استعمال کریں اور اس کے ساتھ Kali-Mur,Kali-Phos, Ferrum-Phos,Kali-Sulf 6 X میں ملا کر بار بار دیں اور افاقہ ہونے پر 3 بار دن میں۔

❁......ایسے مریض جو بے حد ٹھنڈے ہوں اور کسی قسم کا ردِ عمل نہ پیدا ہو رہا ہو تو Psorinum, Gelsemium, Pyroginum 200 میں ملا کر دیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔

❁......نزلاتی تکلیفوں کے دوران اگر خارش ہو اور پانی بہے اور شدید نزلہ ہو تو Arum Triphyllum 30 طاقت میں استعمال کریں۔

❁......نزلہ ناک کی ہڈی کی وجہ سے ہو تو Arum-Met. 30 یا 200 طاقت میں استعمال کریں۔

تیز بخار

❁......اگر آپ خدانخواستہ نمونیہ کا شکار ہو گئے ہوں تو Sulphur 200 صبح کے وقت اور Bryonia اور Phosphorus 30 طاقت ملا کر 4 مرتبہ دن میں لیں اور افاقہ ہونے پر صبح۔ شام اس کے ساتھ Kali-Mur,Calc-Phos,Ferrum-Phos 6X دن میں کئی بار لیں۔

❁......اگر بخار تیز ہو جائے اور C 39 سے اوپر چڑھ جائے تو Sulphur,Pyroginum 200 میں ملا کر دیں اور اس کے ساتھ Kali-Phos اور Ferrum-Phos 6 X ملا کر ہر دس منٹ کے وقفہ سے دہرائیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔ اگر پھر بھی بخار نہ ٹوٹے تو ان دواؤں کے ساتھ PARACETAMOL بھی دے سکتے ہیں۔

❁......بچے کا بخار بہت تیز ہو اور اس کے سر پر زیادہ اثر ہو۔ پاؤں برف کی طرح ٹھنڈے ہوں تو Ballononna 200 اولین دوا ہے۔

❁......بخار میں جسم ٹھنڈا ہو جائے لیکن سر پر گرمی کا احساس ہو تو یہ بہت خطرناک علامت ہے۔ ایسی صورت Ballononna 200 ہر آدھے گھنٹے کے وقفے سے دیں خدا کے فضل سے چند خوراکیں ہی کافی و شافی ہوں گی۔

ٹھنڈ لگنا اور ہلکا ہلکا زکام

❁......شروع میں ہر دس منٹ کے بعد ایک ٹکی FERRUM-PHOS 6 X لیں۔ قے کی صورت میں KALI-MUR 6 X اور Kali-Sulph6X چھ (6) مرتبہ دن میں لیں۔ (ہر پندرہ منٹ بعد تینوں دوائیں ملا کر بھی لی جاسکتی ہیں)

بخار

❁......اگر بچوں کو یا بڑوں کو بخار 39 درجہ حرارت سے کم ہو تو FERRUM-PHOS 12X میں ہر دس منٹ کے بعد ایک ٹکی دیں اگر بخار اس سے بڑھ جائے تو کالی فاس بھی 6X میں ہر دس منٹ کے وقفہ دہرائیں۔ (دونوں ملا کر بھی دے سکتے ہیں)۔

❁......اگر بچوں کو دانت نکالتے ہوئے بخار ہو جائے تو FERRUM-PHOS 12 X اور SILICEA 12 X میں ادل بدل کر ہر گھنٹہ کے وقفہ سے دیں۔

بہنے والا نزلہ

❁......FERRUM-PHOS 12 X اور NATRUM MUR 12 X میں ہر دس منٹ کے وقفہ سے ادل بدل کر لیں۔

گلے میں خراش

❁......سردی لگنے سے قبل Kali-Mur اور Ferrum-Phos ادل بدل کر پندرہ منٹ کے وقفہ سے دہرائیں۔

اگر آواز بھی خراب ہونی شروع ہو جائے تو Kali-Phos, Mag-Phos اور Ferrum-Phos کو ہر گھنٹہ کے بعد دہرائیں۔

کھانسی

خشک کھانسی ہو تو Ferrum-Phos 6X گھنٹہ گھنٹہ کے وقفہ سے دہرائیں۔ اس کے ساتھ Kali-Phos6X چھ مرتبہ دن میں استعمال کریں۔

مزمن کھانسی کے لئے Kali-Mur چھ بار دن میں ایک یا دو ٹکیاں لیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 63463 میں Siti Hasanah

زوجہ Wahidin پیشہ کاروبار عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27-11-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ RP250000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP50000/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Siti Hasanah گواہ شد نمبر1 Yusuf Ahmadi گواہ شد نمبر2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63464 میں Bhumi Hardianto

ولد Ngudiman پیشہ کاروبار عمر 34 سال بیعت 1983ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ موٹر سائیکل مالیتی RP12000000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP1900000/- ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Bhumi Hadianto گواہ شد نمبر1 Indah Narpaidah گواہ شد نمبر2 Ngudiman

مسل نمبر 63465 میں Yaya Kiswara

ولد Omo پیشہ کاروبار عمر 39 سال بیعت 1983ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 104 مربع میٹر مالیتی RP50000000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP750000/- ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Yaya Koswara گواہ شد نمبر1 Mahar Ahmad Effandi گواہ شد نمبر2 Siti utiyah

مسل نمبر 63466 میں Yusef Yoga Swara

ولد A.Sudraja.T پیشہ کاروبار عمر 38 سال بیعت 1985ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 124 مربع میٹر مالیتی RP24132000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP4500000/- ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Yusef Yoga Swara گواہ شد نمبر1 Bhumi Hardiamto گواہ شد نمبر2 Tutr Sadiah

مسل نمبر 63467 میں Tuti Haerani

زوجہ Juriadi پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 5-6-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر RP1500000/-۔ 2۔ زمین برقبہ 300 مربع میٹر مالیتی RP45000000/-۔ 3۔ طلائی زیور 20 گرام مالیتی RP2000000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP2000000/- ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Tuti Haerani گواہ شد نمبر1 Juriadi گواہ شد نمبر2 Hendi Sapiih

مسل نمبر 63468 میں Ratna Sari

زوجہ Sarjana پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2-2-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ بصورت 2 گرام مالیتی RP200000/-۔ 2۔ زمین برقبہ 140 مربع میٹر مالیتی RP6000000/-۔ 3۔ طلائی زیور ایک گرام مالیتی RP70000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP100000/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Ratan Sari گواہ شد نمبر1 Yusuf Ahmadi گواہ شد نمبر2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63469 میں Mutmainah

زوجہ Suharja پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20-3-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ RP200000/-۔ 2۔ زمین برقبہ 210 مربع میٹر مالیتی RP2500000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP80000/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mutmainah گواہ شد نمبر1 Yusuf Ahmadi گواہ شد نمبر2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63470 میں Laskani

زوجہ Surahman پیشہ کاروبار عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 3-11-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 2 گرام زیور مالیتی RP200000/-۔ زمین برقبہ 140 مربع میٹر مالیتی RP5000000/-۔ طلائی زیور ایک گرام مالیتی RP80000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP150000/- ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Laskani گواہ شد نمبر1 Yusuf Ahmadi گواہ شد نمبر2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63471 میں Santi

زوجہ Jumad پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 10-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ RP500000/-۔ 2۔ طلائی زیور 2 گرام مالیتی RP200000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP320000/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Santi گواہ شد نمبر

گواہ شدنمبر 1 Yusuf Ahmadi گواہ شدنمبر 2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63472 میں

Yuyun Yunin gsih

زوجہ Ahmad Sukri پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-3-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر گرام مالیتی -/RP570000۔ 2۔ طلائی زیور ایک گرام مالیتی -/RP100000۔ 3۔ زمین برقبہ 140 مربع میٹر مالیتی -/RP1000000 اس وقت مجھے مبلغ -/RP100000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Yuyun Yuningsih گواہ شدنمبر 1 Yusuf Ahmadi گواہ شدنمبر2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63473 میں Sohibah

زوجہ Ahmad Sutisa پیشہ کاروبار عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 04-11-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر 10 گرام مالیتی -/RP1000000۔ 2۔ طلائی زیور 50 گرام مالیتی -/RP5000000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/RP600000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Sohibah گواہ شدنمبر Yusuf Ahmadi1 گواہ شدنمبر 2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63474 میں Siti Arisah

زوجہ عبدالقادر مرحوم پیشہ کاروبار عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-4-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ -/RP500000۔ 2۔ طلائی زیور 20 گرام مالیتی -/RP1800000۔ 3۔ مکان برقبہ 36 مالیتی -/RP10000000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/RP500000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Siti Arisah گواہ شدنمبر Yusuf Ahmadi 1 گواہ شدنمبر 2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63475 میں Rosyidah

زوجہ Saeful Ahmad پیشہ کاروبار عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 04-11-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ بصورت 5 گرام زیور -/RP425000۔ 2۔ طلائی زیور 15 گرام مالیتی -/RP1275000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/RP90000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Rosyidah گواہ شدنمبر Yusuf Ahmadi 1 گواہ شدنمبر 2 Ucin Sansi

مسل نمبر 63476 میں Azwar Manan

ولد Manan پیشہ کاروبار عمر 65 سال بیعت 1976ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-4-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/RP1000000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Azwar Manan گواہ شد نمبر Bhumi Hardianto 1 گواہ شد نمبر 2 Agus Supyana

مسل نمبر 63477 میں Siti Utiyah

زوجہ Yaya Koswara پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت 1986ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-4-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ -/RP1000000۔ 2۔ موٹر سائیکل مالیتی -/RP6000000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/RP250000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Siti utiyah گواہ شدنمبر Mahar Effandi1 گواہ شدنمبر2 Yaya Koswara

مسل نمبر 63478 میں

Rita Kurnia sari

زوجہ Dian Wibisono پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت 1994ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-4-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر اداشدہ بصورت طلائی زیور 33 گرام مالیتی -/RP3470250۔ 2۔ طلائی زیور 5 گرام مالیتی -/RP525000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/RP600000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Rita Kurnisa Sari گواہ شدنمبر Eti Suprati1 گواہ شدنمبر2 Dian Wibisono

مسل نمبر 63479 میں Hamidah

زوجہ Sunarto پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 06-4-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر طلائی زیور 6 گرام مالیتی -/RP660000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/RP600000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ گواہ شدنمبر 1 حافظ مبارک احمد گواہ شدنمبر2 Sunarto

مسل نمبر 63480 میں

Sri Khom Satun

زوجہ Edi Mulyadi پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-4-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بصورت 2.5 گرام زیور مالیتی -/RP215000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/RP200000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ Sri Kham Satun گواہ شدنمبر Bhumi Hardianto 1 گواہ شد نمبر2 Edi Mulyadi

مسل نمبر 63481 میں Witono

ولد Sanadi پیشہ کاروبار عمر 25 سال بیعت 2001ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 05-4-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP300000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Witono گواہ شد نمبر 1 Bhumi Hardianto گواہ شد نمبر 2 Agus Supyana

مسل نمبر 63482 میں Tuti Sadiah

زوجہ Yauep Yogaswara پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت 1992ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 17-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر بصورت 10 گرام طلائی زیور مالیتی -/RP1100000۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP350000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ Tuti Sadiah گواہ شد نمبر 1 Bhumi Hardianto گواہ شد نمبر 2 Yusep Yogaswara

مسل نمبر 63483 میں Abdul Rasyid

ولد Bado پیشہ کاروبار عمر 26 سال بیعت 1998ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 10-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP250000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ای 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Abdul Rasyid گواہ شد نمبر 1 Bhumi Hardianto گواہ شد نمبر 2 Agus Supyana

مسل نمبر 63484 میں Ngudiman

ولد Mirin Sandimejo پیشہ پنشنر عمر 61 سال بیعت 1980ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 5-6-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان برقبہ 260 مربع میٹر مالیتی -/RP41120000۔2۔زمین برقبہ 484 مربع میٹر مالیتی -/RP23232000۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP600000 ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Ngudiman گواہ شد نمبر 1 Bhumi Hardianto گواہ شد نمبر 2 Siti Hamidah

مسل نمبر 63485 میں Edi Mulyadi

ولد Minsa پیشہ کاروبار عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 10-4-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان برقبہ 60 مربع میٹر مالیتی -/RP22605000۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP1500000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Edi Mulyadi گواہ شد نمبر 1 Bhumi Hardianto گواہ شد نمبر 2 Sri Kosmatun

مسل نمبر 63486 میں Dulatif

ولد Asta Kais پیشہ پنشنر عمر 66 سال بیعت 1954ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 15-10-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان برقبہ 75 مربع میٹر مالیتی -/RP42600000۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP750000 ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Dulatif گواہ شد نمبر 1 Yusuf Ahmadi گواہ شد نمبر 2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63487 میں

Mukaromatun Nisa

زوجہ Ramlan پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 8-6-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر 20 گرام زیور مالیتی -/RP2000000۔2۔طلائی زیور 18 گرام مالیتی -/RP1800000۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP200000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ Mukaromatun Nisa گواہ شد نمبر 1 Yusuf Ahmadi گواہ شد نمبر 2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63488 میں Emoh

زوجہ Mohyi پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت 1960ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 15-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر ادا شدہ -/RP200000۔2۔زمین برقبہ 126 مربع میٹر مالیتی -/RP6300000۔3۔رائس فیلڈ 420 مربع میٹر مالیتی -/RP7500000۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP80000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ Emoh گواہ شد نمبر 1 Yusuf Ahmadi گواہ شد نمبر 2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63489 میں Wahyunah

زوجہ Hasan Bisri پیشہ کاروبار عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 15-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر طلائی زیور 2 گرام مالیتی -/RP180000۔2۔طلائی زیور 10 گرام مالیتی -/RP500000۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP500000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ Wahyunah گواہ شد نمبر 1 Nur Jaman گواہ شد نمبر 2 Hasan Bisri

مسل نمبر 63490 میں Hasan Bisri

ولد Rapii پیشہ کاروبار عمر 51 سال بیعت 1979ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 15-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان برقبہ 60 مربع میٹر مالیتی -/RP13500000۔اس وقت مجھے مبلغ -/RP300000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد Hasan Bisri گواہ شد نمبر 1............ گواہ شد نمبر 2............

مسل نمبر 63491 میں

Abdus Somad

ولد Saminta Sajan پیشہ کاروبار عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 10-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 111 مربع میٹر مالیتی RP52938000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP900000/- ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Abdus Somad گواہ شد نمبر 1 Andi Munir Ahmad گواہ شد نمبر 2 Maemunah

مسل نمبر 63492 میں Andri Martin

ولد Azwar Manan پیشہ کاروبار عمر 31 سال بیعت 1991ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10-4-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ RP600000/- ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Andri Martin گواہ شد نمبر 1 Bhumi Hardianto گواہ شد نمبر 2 Azwar Manan

مسل نمبر 63493 میں Karminah

زوجہ Sajum پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت 1965ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17-11-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ 4 گرام طلائی زیور مالیتی RP400000/-۔ 2۔ طلائی زیور ایک گرام مالیتی RP80000/-۔ 3۔ زمین برقبہ 140 مربع میٹر مالیتی RP7000000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP50000/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Karminah گواہ شد نمبر 1 Yusuf Ahmadi گواہ شد نمبر 2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63494 میں Siti Jaenah

زوجہ Apandi پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28-1-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر 5 گرام مالیتی RP500000/-۔ 2۔ طلائی زیور 6.5 گرام مالیتی RP520000/-۔ 3۔ مکان برقبہ 140 مربع میٹر مالیتی RP40000000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP80000/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Siti Jaenah گواہ شد نمبر 1 Yufuf Ahmadi گواہ شد نمبر 2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63495 میں Mariah Mahmudah

بنت Ahmad Dim Yati پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-2-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور ایک گرام مالیتی RP100000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP50000/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mariah Mahmudah گواہ شد نمبر 1 Edi Jamhari گواہ شد نمبر 2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63496 میں Maemunah

زوجہ Abds Somad پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت 1982ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ 8 گرام طلائی زیور مالیتی RP880000/-۔ 2۔ طلائی زیور 7 گرام مالیتی RP770000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP100000/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Maemunah گواہ شد نمبر 1 Andi Munir Ahmad گواہ شد نمبر 2 Abdus Somad

مسل نمبر 63497 میں Salpiah

زوجہ Miska Nur پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21-11-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ 3 6 مربع میٹر مالیتی RP1800000/-۔ 3۔ طلائی زیور 2 گرام مالیتی RP170000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP110000/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Salpiah گواہ شد نمبر 1 Yusuf Ahmadi گواہ شد نمبر 2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63498 میں Rohamah

زوجہ Jamsar Sukarja پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-405 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ RP200000/-۔ 2۔ طلائی زیور 81 گرام مالیتی RP8100000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP100000/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Rohamah گواہ شد نمبر 1 Yusuf Ahmadi گواہ شد نمبر 2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63499 میں Eri Nadiroh

زوجہ Doding Safarudin پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-4-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شدہ بصورت 10 گرام زیور مالیتی RP900000/-۔ 2۔ طلائی زیور 35 گرام مالیتی RP3150000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP100000/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Eri Nodiroh گواہ شد نمبر 1 Yusuf Ahmadi گواہ شد نمبر 2 Ucin Sanusi

مسل نمبر 63500 میں Wiwi Widawati

زوجہ Rasdi Sumantri پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20-4-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر طلائی زیور 20 گرام مالیتی RP2000000/-۔ 2۔ طلائی زیور 5 گرام مالیتی RP500000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ RP110000/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Wiwi Widawati گواہ شد نمبر 1 Yusuf Ahmadi گواہ شد نمبر 2 Ucin Sanusi

ماخوذ

ڈینگی فیور کی علامتیں اور احتیاطی تدابیر

کراچی ان دنوں ڈینگی ہیمر جک فیور (Dengue Hemorrhagic Fever) کی لپیٹ میں ہے۔ Dengue ایک ہسپانوی محاورے Ki Denga Pepo سے اخذ شدہ لفظ ہے جس کے معنی ہیں ''کسی بری روح کے حملے کی وجہ سے پیٹ میں اینٹھن جیسی کیفیت پیدا ہونا''۔ ڈینگی فیور ایک تیزی سے پھیلنے والی بیماری ہے جس میں مریض کو اچانک تیز بخار ہوجاتا ہے جس کے ساتھ سر، پٹھوں اور جوڑوں میں شدید درد ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹانگوں کے نچلے حصوں اور چھاتی پر سرخ دھبے نمودار ہوجاتے ہیں۔ بعض مریضوں میں یہ دھبے سارے جسم پر ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں سینے میں جلن، متلی، قے، اینٹھن اور ہیضے جیسی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ ڈینگی فیور سے جسم میں مدافعت پیدا کرنے والے زرد خلیوں کی تعداد فی مکعب میٹر 100 سے بھی کم ہوجاتی ہے۔

یہ بیماری شدت کے لحاظ سے چار درجوں میں منقسم ہے۔ پہلے درجے میں بخار اور مندرجہ بالا علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ دوسرے درجے میں پہلے درجے کی تمام علامتوں کے علاوہ جلد، مسوڑھوں اور جسم کے اندر بڑی آنت سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ تیسرے درجے میں مریض پہلے اور دوسرے درجے کی علامتوں کے علاوہ شدید جسمانی انتشار کے ساتھ نظام دوران خون میں خرابیوں کا شکار ہوجاتا ہے۔ چوتھے درجے میں مریض پہلے تین درجوں کی علامات کی وجہ سے ناقابل برداشت تکالیف کا شکار ہوجاتا ہے۔ پہلے درجے تک کی بیماری میں دیکھا گیا ہے مریض عموماً صحت یاب ہوجاتے ہیں لیکن آخری تین درجوں میں مرض کی شدت کی وجہ سے مریضوں کے بچنے کے امکان کم ہوجاتے ہیں۔

اس مرض سے بچاؤ کے لئے ضروری ہے کہ گھر کے اندر اور باہر کے ماحول کو اس حد تک صاف رکھا جائے کہ مچھروں کی افزائش ممکن نہ ہوسکے۔ ڈینگی وائرس انسانوں میں منتقل کرنے والے مچھر کا بائیولوجیکل نام Aedes Aegypti ہے۔ ویسے تو یہ مچھر کسی بھی وقت کاٹنے کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن سورج نکلنے کے کچھ گھنٹے بعد تک (صبح آٹھ بجے تک) اور پھر سہ پہر سے تاریکی ہونے تک (شام چھ بجے تک) کا وقت اس کے کاٹنے کے لئے زیادہ اہم ہے۔ یہ مچھر زیادہ تر کھڑے پانی میں انڈے دیتا ہے جس کی وجہ سے پھولوں کی کیاریوں، گملوں، پانی کے کھلے سروں والے پائپوں، پانی کی بالٹیوں اور پرانے ٹائروں میں پڑا ہوا پانی مچھروں کی افزائش کی جگہ ہے۔

بچوں کو مچھروں کے کاٹنے سے بچانے کے لئے خاص احتیاطی تدابیر کی ضرورت ہے۔ نوزائیدہ اور نونہال بچوں کے سونے اور جاگنے کے مخصوص اوقات نہیں ہوتے اس لئے ضروری ہے کہ ان بچوں کی نیند کے دوران ان کے اوپر مخصوص مچھر دانی ڈالی جائے تاکہ یہ مچھروں کے کاٹنے سے محفوظ رہ سکیں۔ بڑے بچوں کو پورے بازو کی قمیص اور پوری ٹانگوں والی پتلون پہنائی جانی چاہئے۔ چھوٹی بچیوں کے لباس کے سلسلے میں بھی ایسی ہی احتیاط کی جائے۔ سکول جانے والے بچوں کے یونیفارم کے سلسلے میں یہ احتیاط زیادہ ضروری ہے کیونکہ سکولوں کے خالی کلاس روم اور ڈیسک وغیرہ ان مچھروں کی آماجگاہ ہوسکتے ہیں اور پھر صبح سکول کھلنے کے وقت ویسے بھی یہ مچھر کاٹنے کے لئے زیادہ متحرک ہوتا ہے۔ سکولوں میں پانی کے ٹینکوں، واٹر کولروں کے پاس اور میدانوں میں اکثر غیر ضروری طور پر پانی کھڑا دیکھا جاتا ہے۔ ان دنوں اس سلسلے میں کافی احتیاط کی ضرورت ہے۔ بچوں کو اسمبلی کے وقت احتیاطی تدابیر کے بارے میں بتایا جانا چاہئے۔ اسی طرح دفاتر، تاریخی مقامات اور سیرگاہیں وغیرہ، جہاں انسانوں کی آمدورفت صرف مخصوص اوقات میں ہوتی ہے، وہاں بھی یہ احتیاطی تدابیر ضروری ہیں۔ ان جگہوں پر وقفے وقفے سے کیمیائی مچھر مار سپرے کیا جانا ضروری ہے۔

جب کبھی ڈینگی فیور جیسی بیماریاں پھیلتی ہیں حکومتوں کا کردار ان کے تدارک اور احتیاطی تدابیر کے حوالے سے بہت اہم ہوجاتا ہے۔ وطن عزیز میں آجکل صحت کے ایسے تمام معاملات سے نمٹنے کی زیادہ تر ذمہ داری ضلع حکومتوں پر عائد ہے۔ کراچی پاکستان کا کمرشل علاقہ ہے یہاں سے نئی اور پرانی ہر قسم کی اشیاء کی آمدوترسیل پورے ملک کے لئے ہوتی ہے۔ اس لئے پورے ملک میں اس بیماری کے پھیلنے کا خطرہ موجود ہے۔ اس لئے پورے ملک میں مرکزی، صوبائی اور ضلعی حکومتوں کو چاہئے کہ احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔ اس سلسلے میں ان شہروں میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ جہاں خشک گودیاں (Dry Ports) ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 31 اکتوبر 2006ء)

کیمپ برائے فری ٹیسٹ

❁ نورالعین مرکز عطیہ خون میں مورخہ 4 نومبر 2006ء کو صبح 9 بجے سے 1 بجے تک ایک فری کیمپ منعقد کیا جارہا ہے جس میں ہڈیوں کی مضبوطی کا ٹیسٹ کیا جائے گا۔ یہ مختصر دورانیہ کا ٹیسٹ ایک مشین کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ خواتین وحضرات استفادہ کرسکتے ہیں۔

(نگران مرکز عطیہ خون)

اردو شاعر۔ میراجی

علامہ اقبال کی وفات کے بعد اردو نظم نے بڑا تیز سفر کیا۔ اس سفر کو یہ تیزی عطا کرنے والوں میں ایک بہت اہم نام میراجی کا ہے۔

میراجی کا اصل نام ثناء اللہ ڈار تھا۔ وہ 1913ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد منشی شہاب الدین ریلوے انجینئر تھے۔ جن کا مختلف شہروں میں تبادلہ ہوتا رہتا تھا۔ والد کے ایک جگہ مستقل قیام نہ ہونے کے باعث میراجی کی تعلیم وتربیت بھی مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر ہوئی۔ میراجی نے کم عمری سے ہی نظمیں کہنے کا آغاز کیا، ابتدائی دور شاعری میں وہ ساحری تخلص کرتے تھے۔ بالآخر وہ لاہور میں رہائش پذیر ہوئے۔ یہاں میرا سین نامی ایک بنگالی لڑکی ان کی زندگی میں داخل ہوئی۔ جس کے عشق میں انہوں نے اپنا نام بھی میراجی رکھ لیا اور ان کی زندگی اس طرح بدل گئی جیسے انہوں نے نیا جنم لیا ہو۔

کچھ دنوں بعد انہوں نے حلقۂ ارباب ذوق میں دلچسپی لینا شروع کی۔ 1937ء میں وہ رسالہ ادبی دنیا کے نائب مدیر بنے۔ 1941ء میں انہوں نے آل انڈیا ریڈیو میں ملازمت اختیار کی۔ جہاں انہوں نے گیت نگاری کی جانب توجہ کی۔ ان گیتوں کا مجموعہ ''گیت ہی گیت'' کے نام سے شائع ہوا۔ چند سال دلی میں گزارنے کے بعد وہ بمبئی چلے گئے۔ جہاں کچھ دنوں ایک ادبی رسالہ ''خیال'' نکال کر 3 نومبر 1949ء کو بمبئی کے ایک ہسپتال میں انتقال کیا۔

میراجی ایک ایسے شاعر تھے جنہیں اردو ادب میں باغی شاعر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ باغی اس لئے کہ انہوں نے ن۔م راشد کی طرح اردو نظم کی روایت سے مکمل بغاوت کی اور اپنی منظومات کو موضوع اور تکنیک ہر دو لحاظ سے بالکل نئے رنگ میں پیش کیا۔ عشق کی ناکامی اور حد سے بڑھی ہوئی ذہانت نے ان کی شخصیت کو مجروح کردیا۔ نفسیات کے گہرے مطالعے کی وجہ سے وہ اور بھی پُراسرار بن گئے۔ میراجی اشاریت پسندوں کے رہنما تھے، اپنی آزاد نظموں میں انہوں نے بعض جگہ اشاریت کو ابہام تک پہنچا دیا انہوں نے ایسی اجنبی علامتوں اور اشاروں کا استعمال کیا جو عام طور پر سمجھ سے باہر تھے۔ ادبی تنقیدوں میں راشد کی بعض نظموں کی طرح میراجی مبہم اور پُراسرار نظموں کا بھی بار بار حوالہ دیا جاتا ہے۔ میراجی کی اشاری نظمیں معمہ بنی رہیں لیکن بہرحال میراجی نے بڑی جرأت سے اپنے تجربات جاری رکھے۔

انہوں نے اردو تنقید کی بھی بڑی خدمت کی اور فرانسیسی ادب اور ادبی تحریکوں سے اردو داں طبقے کو روشناس کرایا اور شاعری میں نئے نئے امکانات کی نشاندہی کی۔ ادب اور اس کے محرکات پر ان کی گہری نظر تھی۔ اردو میں انہوں نفسیاتی تنقید کو رواج دیا اور نہایت خیال انگیز تنقیدی مضامین لکھے وہ اعلیٰ درجے کے ادبی شعور کے مالک تھے لیکن شاعری میں یہ شعور جنسی کج روی کی زد میں آگیا۔

میراجی نے غزلیں بھی کہیں اور میر کا اسلوب اختیار کرنے کی کوشش کی۔ ان کا کلام روایت کی اہمیت وتفاوت دونوں کا حامل ہے اور یہ تضاد اس لئے کہ میراجی خود متضاد عناصر کا مجموعہ تھے۔

کلام کے متعدد مجموعے شائع ہوئے۔ ان میں ''مشرق ومغرب کے نغمے'' بہت مشہور ہے۔ ان کی کلیات، کلیات میراجی کے نام سے اشاعت پذیر ہوچکی ہے۔

میراجی کا انتقال 3 نومبر 1949ء کو ہوا تھا۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم خالد پرویز بٹ صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں خاکسار کی خوشدامنہ مکرمہ رشیدہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد صاحب بٹ سیکرٹری اصلاح وارشاد لجنہ اماء اللہ چک نمبر 203 ر۔ب مانوالہ ضلع فیصل آباد مورخہ 14۔اکتوبر 2006ء کو بعمر 64 برس بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مرحومہ نیک فطرت، نیک سیرت اور اچھے کردار کی مالک تھیں عرصہ دس سال لجنہ کی صدر رہیں اور جماعت کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار رہتی تھیں۔ دعوت الی اللہ کرتیں اور بیعتیں حاصل کرتیں۔ محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 15۔اکتوبر 2006ء کو نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہونے پر محترم راجہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں دو بیٹے اور دو بیٹیاں غیر شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

❁ مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر الفضل توسیع واشاعت الفضل چندہ بقایا جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع فیصل آباد کے دورہ پر ہیں تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

انتشار عارضی ہے تشویش کی کوئی ضرورت نہیں

صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ انتشار عارضی ہے تشویش کی کوئی ضرورت نہیں۔ سابق حکومتوں کے ذاتی مفادات اور غلط پالیسیوں کے باعث مسائل پیدا ہوئے ملک کی ترقی کیلئے انتہا پسندی پر قابو پانا ہوگا۔ اقتصادی ترقی اور جمہوری اصلاحات کیلئے اقدامات کرنا ہونگے۔ آئندہ سال انتخابات ملکی تاریخ میں اہمیت کے حامل ہیں ملک کے روشن مستقبل کیلئے اعتدال پسند قوتوں کی کامیابی ضروری ہے۔

شعیب اختر اور آصف پر کرکٹ کھیلنے پر پابندی

پاکستان کرکٹ بورڈ نے ممنوعہ قوت بخش ادویہ استعمال کرنے پر فاسٹ باؤلر شعیب اختر پر دو جبکہ محمد آصف پر ایک برس کیلئے کرکٹ نہ کھیل سکنے کی پابندی لگا دی ہے۔

تربت جیل پر حملہ

تربت سنٹرل جیل پر مسلح افراد نے حملہ کر کے چھ سزا یافتہ اسمگلر اور خطرناک قیدیوں کو چھڑا لیا۔ مزاحمت پر دو کانسٹیبل ہلاک اور 4 کانسٹیبل زخمی ہوگئے جن میں سے ایک کی حالت نازک ہے۔

عراق میں 31 ہلاک

عراق میں مارٹر حملوں، بم دھماکوں اور فائرنگ سے امریکی فوجی سمیت 31۔ افراد ہلاک ہوگئے۔ گرین زون کے قریب جیپ کو بم سے اڑا دیا گیا۔ 2 عدالتی عہدیدار ہلاک ہو گئے۔ دریائے دجلہ سے 11 نعشیں برآمد ہوئیں۔ شادی کی تقریب میں دھماکہ سے مرنے والوں کی تعداد 25 ہو گئی۔ فوج میں دو افسر بھائی قتل کر دیئے گئے۔

اسمبلیوں کی مدد بڑھائی جاسکتی ہے وفاقی

وزیر برائے پارلیمانی امور ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ اگر ایران پر حملہ ہوا تو اسمبلیوں کی مدت ایک سال تک بڑھائی جا سکتی ہے ۔ موجودہ اسمبلیوں کی مدت 16 نومبر 2007ء تک ختم ہو رہی ہے۔ پڑوسی ملک میں امن رہا تو اقتدار نگران حکومت کے حوالے کر دیا جائے گا۔ بے نظیر بھٹو مرضی سے باہر گئیں۔ وطن واپسی پر مقدمات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ملکی سلامتی کیلئے دفاعی صلاحیت وزیر اعظم

شوکت عزیز نے کہا ہے کہ ہم اسلحہ کی دوڑ میں شامل ہونے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ پاکستان خطے میں امن کیلئے بھرپور کردار ادا کر رہا ہے۔ بھارت سے کشمیر تمام تنازعات حل کرنا چاہتے ہیں۔ آئندہ سال اسلام آباد میں اوورسیز پاکستانیوں کی سرمایہ کاری کانفرنس منعقد کی جائے گی۔

لیموں قدرت کا انمول تحفہ

(نیٹ نیوز) لیموں اپنے گوناگوں فوائد کے لحاظ سے قدرت کا انمول تحفہ ہے۔ حیات بخش وٹامن سی کا خزانہ ہے اس کا چھلکا، رس اور بیج غذائی اجزاء سے بھرے ہیں۔ پرانے حکماء نے خون صاف کرنے ہلکی بھاری غذا ہضم کرنے اور پیٹ کی گیس دور کرنے کیلئے اس کی سکنجبین بنا کر استعمال کرنے کا رواج دیا ہوا ہے۔ اس سے انتڑیوں میں جمے فضلات نکل جاتے ہیں۔ قدرت نے اس میں کیلشیم، پوٹاشیم، فاسفورس، سٹرک ایسڈ اور وٹامنز اے بی اور بی پیدا کیئے ہیں۔ گوشت بنانے والے نشاستہ دار اور روغنی اجزاء کا اسے نادر مجموعہ بنایا ہوا ہے اپنے فوائد کے لحاظ سے یہ پھلوں کا بادشاہ ہے لیکن ناقدری کی وجہ سے اسے معمولی سبزی شمار کیا جاتا ہے۔

اونٹ ریس

دبئی کے حکمران شیخ محمد بن راشد المکتوم ان کے بھائی اور دیگر پانچ صد افراد کے خلاف امریکی عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے اونٹ ریس کیلئے ہزاروں بچوں کو سمگل کر کے غلام بنا لیا ہے۔ جن بچوں کے اغوا کے الزام میں یہ درخواست دائر ہوئی ہے اس میں جنوبی ایشیا سوڈان اور بنگلہ دیش کے بچے شامل ہیں۔ درخواست کے مطابق دبئی پہنچنے پر ان بچوں کو جن میں کچھ کی عمریں دو سال تھیں ناگفتہ بہ حالت میں رکھا گیا ان کا وزن بڑھانے سے بچانے کیلئے انہیں فاقے کرائے گئے۔ ان کے ساتھ زیادتیاں کی گئیں اور انہیں خطرناک کھیل کیلئے استعمال کیا گیا۔ یہ مقدمہ امریکی ریاست میامی میں دائر کیا گیا ہے۔ جہاں شیخ محمد اور ان کے بھائی شیخ ہمدان راشد المکتوم کی جائیداد ہے۔

موسمی تبدیلیوں کے مقابلہ کیلئے ورزش

(نیٹ نیوز) طبی ماہرین کہتے ہیں کہ موسمی تبدیلیوں کا مقابلہ کرنے کیلئے باقاعدہ ورزش کرنا ناگزیر ہے۔ گرمیوں اور برسات کی رخصت کے بعد خزاں اور پھر جاڑے کے موسم میں بیماریوں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ ان امراض سے بچنے کیلئے باقاعدہ ورزش کے علاوہ اور متوازن غذا کا استعمال ضرور کرنا چاہئے۔

پیاز کا استعمال

سوئٹزرلینڈ کے سائنس دانوں نے ایک تحقیق کے نتائج مرتب کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ پیاز کا استعمال ہڈیوں کی کمزوری و بوسیدگی کو کم کر سکتا ہے۔ پیاز میں ایک کیمیائی جزو جی۔ پی۔ سی۔ ایس پایا جاتا ہے۔ جو ہڈیوں سے کیلشیم جیسے اہم جزو کو ضائع ہونے سے روکتا ہے۔ 35 سال کی عمر کے بعد انسانی جسم میں ہڈیوں میں ریشے زیادہ ضائع ہوتے ہیں جبکہ بنتے کم ہیں۔ عورتیں ہڈیوں کی کمزوری کا شکار زیادہ ہوتی ہیں کیونکہ وہ مناسب مقدار میں کیلشیم نہیں لیتیں۔

گریپ فروٹ

جرمنی کی فریڈرک یونیورسٹی کے ماہرین نے اپنی حالیہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ موروثی ذیابیطس سے بچاؤ کیلئے گریپ فروٹ یا چکوترے کا رس یا انہیں گودے سمیت کھانا بہت مفید ہے۔ چکوترے کا استعمال معدے کے امراض میں بھی اکسیر ہے

ماہر نفسیات کی آمد

مکرمہ ڈاکٹر شہلا آفندی صاحبہ ماہر نفسیات مورخہ 10,9,8 نومبر 2006ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گی۔ تینوں ایام میں معائنہ بیگم زبیدہ بانی ونگ میں ہوگا۔ ضرورت منداحباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوا لیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ وزیٹنگ فیکلٹی کا اعلان درج ذیل ویب سائٹ پر ملاحظہ فرمائیں۔(www.foh-rabwah.org)

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

گائنا کالوجسٹ کی آمد

مکرمہ ڈاکٹر شیما ارم صاحبہ گائناکالوجسٹ مورخہ 5 نومبر 2006ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں (خواتین) کے معائنہ کیلئے تشریف لا رہی ہیں۔ ضرورت مند خواتین پرچی روم/استقبالیہ بیگم زبیدہ بانی ونگ سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ باٹا پور لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میری پھوپھو محترمہ استانی بلقیس جہاں صاحبہ بنت حضرت قریشی محمد عثمان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود سانس اور دل کی تکلیف کی وجہ سے ضیاء الدین ہسپتال کراچی میں داخل ہیں۔ بڑھاپے کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 3 نومبر	
طلوع فجر	5:01
طلوع آفتاب	6:24
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:20

ربوہ وگردونواح میں مکانات، پلاٹس وزرعی اراضی کی خرید وفروخت کا مرکز
میاں اسٹیٹ ایجنسی
گلی نمبر 1 نزد ایجنسی صوفی گھی ریلوے روڈ۔ ربوہ
طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر فون آفس:047-6214220 موبائل:0300-7704214

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
زاہد جیولرز
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: حاجی زاہد مقصود 047-6215231

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، وجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 6212837 رہائش: 6214321

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot.92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

خالص سونے کے زیورات
Ph:212868 Res:212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ترقی کی جانب ایک اور قدم نام ہی کافی ہے
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
فون شوروم 047-6215747 فون 047-6211649

میاں غلام مرتضیٰ محمود

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز
چوک یادگار ربوہ
فون شوروم 047-6213649 فون 047-6211649

ضرورت سٹاف
الصادق اکیڈمی میں ایف ایس سی۔ بی۔ اے/بی ایس سی بی۔ ایڈ۔ ایم ایس سی/ایم اے لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ انٹرویو مورخہ 4 نومبر صبح 9:00 بجے ہو گا۔ درخواست صدر صاحب محلّہ سے تصدیق شدہ اور ڈاکومنٹس کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔
☆ادارہ میں آیا کی آسامیوں کیلئے بھی درخواستیں مطلوب ہیں
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
فون: 6211637

C.P.L 29-FD